WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

نایاب عشق

از قلم مریم فیاض

یہ کہانی ہے ایک ایسی لڑکی کی جو خود بھی اپنی کہانی سے

واقف نہیں تھی اسکی ساری زندگی تو اسکے بابا تھے جن سے وہ بے پناہ محبت کرتی تھی اور وہ بھی اسے اپنی آنکھوں پر بٹھائے رکھتے تھے لیکن کیا وقت ہمیشہ ایسا رہے گا؟ کون جانے یہ تو بس وقت ہی بتا سکتا ہے کہ ایسی کون سی حقیقت تھی جو اس سے چھپائی گئی تھی؟؟ .

یہ داستان ہے ایک لڑکے کی لیکن کیا وہ واقعی وہی انسان ہے جو وہ دنیا کے سامنے بنتا ہے شاید ہاں یہ وہی ہو یا پھر نہیں کسی پر اندھا اعتبار بھی نہیں کرنا چاہیے

خیر !

یہ سب وقت ہی بتائے گا

کہ کون کتنے اعتبار کے لائق ہے.

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 3

رات کی سیاہی گہری ہو چکی تھی اور ہر طرف گہری سی خاموشی تھی۔ یہ ایک آفَس کا منظر تھا جہاں درمیان میں ایک لمبی سی میز رکھی ہوئی تھی اس کے اطراف میں چھ کرسیاں موجود تھیں اور سامنے ہی ایک سربراہی کرسی رکھی ہوئی تھی۔ فضاء میں عجیب سی دہشت سی تھی۔ کوئی دور روالونگ چیئر پر بیٹھا آنکھیں تفتیشی انداز میں سکڑے اپنے سامنے بیٹھے چار انسانی جسموں کو بغور دیکھ رہا تھا اور بہت ہی احتیاط سے ان کی ہر بات سن رہا تھا جیسے جیسے بات طویل ہوتی گئی اس کا چہرہ ضبط

www.novelsclubb.com

سے سرخ ہوتا گیا۔ وہ سب اب تک ایجنٹ ڈارک کے آفس میں تھے۔ چہرے پے زمانے بھر کا غصہ لئے آنکھیں کسی بھی قسم کے تاثر سے خالی تھیں۔ وہ انتہائی سنگین معاملے کی تحقیق کر رہے تھے اپنی فائلز پے جھکے تھے اور وہ سامنے سربراہی کرسی پر بیٹھا اپنے ٹیم کے ایجنٹس سے بری طرح کسی بات پر اُلجھنے لگا۔ کمرا بہت ہی ڈارک تھا انتہائی خوفناک -اور اسکی آواز گرجدار تھی... نجانے وہ کس وجہ سے اتنے غصے میں تھا

ایجنٹ یہ رہی اس کی پچھلے ہفتے کی رپورٹ اس میں ہر وہ چیز ہے جو آپ نے مانگی" "- یقیناً اس سے کافی فائدہ ہوگا

www.novelsclubb.com

ان میں سے ایک شخص نے ہاتھ آگے بڑھا کر ایک فائل ایجنٹ کے سامنے رکھی اس نے اثبات میں سر کو ہلا دیا وہ چہرے کے تاثرات سے بہت پریشان دکھائی دے رہا تھا

اس بندے کی پل پل کی رپورٹ لاؤ کیا کرتا ہے کہاں جاتا ہے کس سے مل رہا ہے "

" -اور یہ کام ایجنٹ 62 کریں گے

وہ بولتے ہوئے اس کی جانب سختی سے دیکھ رہا تھا ایجنٹ 62 یکدم چونکہ

" سمجھ گئے ایجنٹ پکسل ؟ "

- یس کیپٹن -" وہ آنکھوں میں یقین لیے اثبات میں سر کو خم دینے لگا "

". کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے ہمارا ایک ایک منٹ قیمتی ہے "

وہ غصے میں بولتا اپنے سامنے بیٹھے ان نوجوانوں کو گھور رہا تھا وہ سب اپنے سامنے

- پڑے فائلز پر جھکے تھے۔ یقیناً وہ کسی سنگین معاملے کی تحقیق کر رہے تھے

باہر رات گہری ہوتی جا رہی اور ہر طرف خاموشی اور سناٹا تھ؛ لیکن کسے پرواہ تھی وہ

سب ایجنٹ ڈارک کے روم میں موجود تھے۔ جب تک کام ختم نہ ہوتا، جانے کی

.......اجازت کسی کو نہیں تھی اور یہ ان کے کیپٹن کا حکم تھا جو ان کو ماننا تھا

***   ***   ***

فجر کا وقت تھا اور آسمان پر نیم روشنی تھی ہر طرف فجر کی اذان کی آواز گونج رہی تھی

!اللہ سب سے بڑا ہے

!اللہ سب سے بڑا ہے

موذن اس خوبصورت صبح کے آغاز میں لوگوں کو اپنے رب کی طرف بلا رہا تھا

www.novelsclubb.com

! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

جس نے اس سورج کو طلوع ہونے کا حکم دیا تھا۔

جس نے رات کی تاریکی کو روشنی میں بدال دیا

!بے شک میرا اللہ ہر چیز پر قادر ہے

آؤ نماز کی طرف۔

!! آؤ کامیابی کی طرف

آسمان گہرا جامنی رنگ کا منظر پیش کر رہا تھا۔ کوئی سو یا پڑا تھا اپنے دین سے غافل تو کوئی اللہ کے بلاوے پر اس کی عبادت کرنے کے لیۓ جاگ چکا اور کچھ جاگنے کی کوشش میں تھے کیونکہ

"-بے شک نماز نیند سے بہتر ہوتی ہے"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہر چیز اپنے پروردگار کی ثناء بیان کر رہی تھی جس نے انھیں بنایا ہے تخلیق کیا ہے..

موذن کی آواز ابھی بھی فضاء میں گونج رہی تھی

اللہ سب سے بڑا ہے۔

!اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

وہ اپنے بیڈ پر لیٹی تھی نیند سے بیدار ہونے کی کوشش کر رہی تھی وہ ہلکا سا کسمکائی اور آہستا سے اپنی ابز آنکھیں کھولی موذن کی آواز ابھی بھی اسی طرح فضاء میں برقرار تھی-

مریم اٹھی اور سر پر دوپٹہ اوڑھا اور وضو کرنے کی نیت سے وہ واشروم چلی گئی۔وہ واپس آئی تو چہرے پر ننھی ننھی سی پانی کی بوندیں چمک رہی تھی وہ سنگین چہرے کے گرد اپنے دوپٹے سے حجاب لپیٹنے لگی اور جائے نماز بچھا کر نیت کرتی کھڑی ہو گئی نماز پڑھتے ہوئے ایک ایک لفظ اسے اپنے اندر تک جاتا محسوس ہوا روح کو سکون سا ملنے لگا دل کی ہر دھڑکن سے اللہ کا نام ادا ہوتا سنائی دیا انتہائی پر سکون سا لمحہ تھا وہ فجر کی نماز ادا کرنا اپنے دن کو شروع کرنے کا سب سے خوبصورت طریقہ ہے یا یہ کہنا درست ہو گا کہ اللہ کے ذکر سے شروع کرنے والا ہر کام بہت بہترین طریقے سے سرانجام دیا جاتا ہے... نماز ادا کی جا چکی تھی اور وہ دعا کے لیے ہاتھ جوڑے بیٹھی تھی اپنی ہر تکلیف اور دکھ اللہ سے بانٹنے لگی لیکن اللہ تو سب جانتا ہے نا؟ وہ بس یہ چاہتا ہے کہ میرا بندہ اپنے دل کے حال اپنی زبان سے میرے سامنے کہے مجھ سے مدد مانگے اور بے شک انسان کی ہر مشکل میں صرف اللہ ہی مدد کر سکتا ہے ایک بار اس سے مانگ کر تو دیکھو وہ کبھی مایوس نہیں کرتا

www.novelsclubb.com

مریم کے لب خود بخود ہلتے رہے وہ آنکھیں بند کیئے مکمل طور پر اپنے رب سے مخاطب تھی-

اس نے دعا کے لیئے جوڑے ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرے اور اُداس سا مسکرائی اور اُٹھ کھڑی ہوئی

جائے نماز کو تہہ کر کے ساتھ پڑی ٹیبل پر رکھا اور دوپٹہ کندھوں پر ڈالے وہ کمرے سے باہر آئی تو زرا چونکی رافع سامنے صوفے پر ہی سو رہا تھا وہ قریب آئی وہ اسکے سر کے نیچے کشن رکھا مریم نے گہرا سانس لیا-

"آہہ رافع بھائی آپ نے کبھی نہیں سدھرنا-"

وہ اسے بولتی واپس آئی اور بیڈ پر بیٹھی اپنا موبائل اُٹھایا اون کیا موبائل کی روشنی مریم کے چہرے کو جگمگا رہی تھی۔وہ بے دھیانی سے سکرین کو دیکھ رہی تھی جب ایک نوٹیفکیشن چمکتا ہوا سکرین پر بر آمد ہوا۔وہ کوئی غیر شناسا نمبر تھا جس کے شروع

کے کچھ نمبر عام نمبروں سے مختلف تھے اور اس نمبر سے ایک پیغام بھیجا گیا تھا مریم اُلجھن کا شکار ہوئی اور وہ پیغام کھولا سکرین پر چمکتے ہوئے کچھ لفظ دکھائی دی ئے -

Have a nice Day”

مریم نے وہ پڑھا اور اب کی بار اس کی پیشانی پر پریشانی کے بائث بے شمار بل آ ئے لیکن اس نے جلد ہی خود کو سنبھالا -

"ہو گا کوئی مجھے بھلا اتنا پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے آج کل میں کچھ زیادہ ہی شکی ہوتی جارہی ہوں"-

وہ خود کو نارمل کرنے کے لی ئے بولی اور موبائل ایک طرف رکھتی واپس سونے کے لی ئے لیٹ گئی-

www.novelsclubb.com

لیکن بعض اوقات ہم جس چیز کو اپنے ذہن سے جھٹکنے کی کوشش کرتے ہیں وہی ہمارے لیے ایک بہت بڑی غلطی ثابت ہوتی ہے -

اب کوئی نہیں جانتا تھا کہ آخر آگے کیا ہونے والا ہے خود مریم بھی نہیں وہ یہ سب ذہن سے نکالتی سوچکی تھی -

*** *** ***

سحر کا وقت تھا اور وہ تیزی سے جیبوں میں ہاتھ ڈالے چل رہا تھا گویا بہت جلدی میں ہو۔

www.novelsclubb.com

وہ تیز تیز چلتا ہوا ایک کاٹیج میں داخل ہوا -

وہ ایک خستہ حال جگہ تھی عجیب سی وقفے وقفے پر چھوٹے چھوٹے کمرے سے بنائے گئے تھے-

وہ چلتا ہوا دائنں جانب کے تیسرے کمرے تک آیا اور دروازہ کھٹکایا اور دوسری ہی دستک پر دروازہ کھل گیا -

جیسے دوسری جانب بھی کوئی اسی کے انتظار میں تھا وہ اندر آیا اور اس شخص کو گھورتے ہوئے بولا

"کہا بھی تھا دروازہ کھلا رکھنا-"

"صاحب... یہاں اجازت نہیں ہے دروازہ کھلا رکھنے کی -"

www.novelsclubb.com

راحیل نے اسے گھورا

"میرے سامنے زبان مت چلاؤ تم،اور یہ لو -"

اس نے بولتے ہوئے ایک شیشی اسکی جانب بڑھائی جو سامنے والے نے جھٹ سے تھام لی "میری بات دھیان سے سنو اس کام میں کوئی بھی غلطی نہیں ہونی چاہیئے سمجھے جیسے بولا ہے ویسے ہی کرنا-" وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے تنبیہہ کرتے ہوئے بولا

جج جی جی صاحب سب آپ کے کہے کے مطابق ہوگا" وہ اسکو دیکھتے بولا جواب" اپنے ہاتھ میں پکڑا خاکی رنگ کا لفافہ اسے تھما چکا تھا

یہ لو تمہاری رقم اب اپنا منہ بند رکھنا ورنہ مجھے منہ بند کروانا آتا ہے-" راحیل ہلکا " سا مسکرا کر بولا سامنے والے کے بدن میں جیسے خوف کی لہر دوڑ گئی وہ ایک ہی جھٹکے سے کمرے سے نکلا اور باہر کی جانب چلا گیا-

www.novelsclubb.com

پیچھے وہ آدمی پریشانی سے اپنے ہاتھ میں پکڑی اس شیشی کی طرف دیکھتا رہا-

***   ***   ***

سورج سوا نیزے پر پہنچ چکا تھا اور عالم ہاوس میں آج سناٹا سا تھا کیونکہ سلطانہ بیگم اور عالم صاحب گھر پر موجود نہیں تھے۔

اگر گھر کے بڑے گھر میں موجود نہ ہوں تو گھر کھانے کو دوڑتا ہے۔اور ماں باپ تو گھر کی اصل رونق ہوتے ہیں جن سے گھر مکمل سا لگتا ہے..

مریم ابھی ابھی جاگی تھی اور ہر طرف عجیب سی بو تھی جیسے کچھ جل گیا ہو وہ ہڑ بڑا کر جلدی سے اُٹھی ساتھ میز پر پڑا اپنا دوپٹہ اُٹھایا اور کچن کی جانب بھاگی اور کچن کے دروازے پر جیسے اس کے قدم رک سے گۓ۔کیوں کہ آگے کا منظر کچھ عجیب سا تھا وہ اپنی سبز آنکھوں میں حیرت لیۓ سامنے دیکھ رہی تھی سامنے چولہے کے پاس ایپرن پہنے رف سے حلیۓ میں رافع کھڑا تھا وہ شاید کچھ بنا رہا تھا۔مریم کا تو سر ہی چکرا گیا -

www.novelsclubb.com

- بھائییی یہ کیا کر رہے ہیں آپ -"وہ پریشان سی رافع کے سر پہ آ پہنچی "

کیا ہوا ابلی صبح صبح چیخ کیوں رہی ہو تم -"وہ مصروف سے انداز میں بنا اس کی "
- طرف دیکھے بولا

بھائی یہ کیا حال بنایا ہوا ہے آپ نے سارے کچن کا -"وہ کچن کی حالت دیکھتی "
صدمے میں جا چکی تھی دودھ سامنے شلف پڑا تھا اور آدا نیچے بہہ چکا تھا انڈوں کے چھلکے کچھ زمین پر تو کچھ چولہے کے پاس پڑے تھے چائے اُبل چکی تھی اور چیخ چیخ کر
- بول رہی تھی کہ چولہا بند کر دو اللہ کا واسطہ ہے

دکھ نہیں رہا تمہیں اپنے اور تمہارے لیے ناشتہ بنا رہا ہوں ماہی "اب کی بار رافع "
بولتے ہوئے جلا ہوا انڈا پلیٹ میں ڈال رہا تھا ساتھ ہی آدھے جلے ہوئے پراٹھوں کی
- پلیٹ بھی پڑی تھی

www.novelsclubb.com

بھائی اس جلے ہوئے انڈے کو آپ ناشتہ کہہ رہے ہیں اللہ اللہ-"مریم نے ایک" ہاتھ سے اپنے سر پہ چپت لگائی -

ہاں تو مما نہیں ہیں گھر اب کچھ تو کھانا تھا اور تم سے تو اچھا ہی ہوں کم سے کم بنا تو لیا-"رافع فخریہ انداز میں بولا جیسے بہت بڑا کام کر لیا ہو

مریم ایک آئیبرو اُٹھائے اس کی جانب دیکھا

بھائی میں تو یہ جلا ہوا ناشتہ کر کے اپنا دن نہیں خراب کر سکتی-"وہ منہ بناتی بول" رہی تھی رافع اب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا پراٹھا کھانے میں مصروف تھا وہ ایسا ہی تھا اسے صرف کھانے سے مطلب تھا چاہے وہ جلا ہی کیوں نہ ہو وہ رافع تھا وہ کچھ بھی کھا سکتا تھا آہہ-----

- رافع نے مریم کی بات کا جواب نہ دیا تو وہ ضبط کرتی دوبارہ بولی

بھائی آپ تو ایسے کھا رہے ہیں جیسے صدیوں سے بھوکے ہوں-"اب کی بار رافع " نے نظریں اُٹھائے اسے دیکھا

ایک تو میں نے اتنی محنت کر کے یہ ناشتہ بنایا صرف تمہارے لیے کیا کسی کے " پاس ہو گا ایسا بھائی اور تم مجھے کب سے سنا رہی ہو-" وہ نارمل سے انداز میں مگر جتا کر بولا مریم اسے دیکھتے کافی خوش ہوئی واقعی اس کا بھائی اسے اپنی جان سے بھی پیارا تھا -

اچھا بھائی مجھے صرف چائے اور پراٹھا دے دیں کیونکہ صرف یہی بچا ہے کھانے " لائق "مریم نے ہاتھ بڑھا کر پلیٹ میں پڑا پراٹھا اُٹھایا جسے صرف گرم کیا تھا وہ جلنے سے بچ گیا تھا

اوکے میڈم بیٹھئے آپ "رافع کے اس انداز پر مریم دل سے مسکرائی اور ٹیبل " پر بیٹھ گئی

www.novelsclubb.com

***　****　***

طلال ولا اپنی پوری شان سے چمکتا ہوا اپنی مخصوص جگہ پر کھڑا تھا سورج کی روشنی میں چمک رہا تھا اور اس کے پورچ میں چار خوبصورت گاڑیاں کھڑی کی گئی تھیں -ایک جیپ ایک سیاہ فورچیونر اور دو اور گاڑیاں تھیں

www.novelsclubb.com

- طلال ولا میں روز کے برعکس ناشتے کی ٹیبل پر تھوڑی چہل پہل تھی

وہاں ڈائیننگ ٹیبل پر طلال صاحب کے ساتھ والی کرسی پر ارمان بیٹھا تھا جو گاہے بگاہے ان سے کوئی ایسی بات کر دیتا کی وہ مسکرا دیتے البتہ دائم وہاں موجود نہیں تھا شاید وہ اب تک نیچے نہیں آیا تھا۔ فرزانہ صاحبہ بھی وہیں موجود تھیں ارمان کو مسکراتی نظروں سے دیکھتیں اور اس کی باتوں کا جواب بھی دے دیتیں

اچھا تو ارمان بیٹا آتنی صبح کیسے آنا ہوا۔؟؟

طلال صاحب کو جو بات پوچھنی تھی آخر پوچھ ہی لی ارمان کا پلیٹ کی طرف بڑھتا ہاتھ رکا

جی انکل ہمیں اصل میں ساتھ کہیں جانا تھا اپنے یونیورسٹی کے پروجکٹ کے سلسلے میں بس اس لیے۔" وہ اپنی بات مکمل کر کے واپس ناشتے کی طرف متوجہ ہوا ۔طلال صاحب کو خوش گوار حیرت ہوئی

اوا چھا تم اور دائم جاؤ گے۔؟ خیر اس نے نہیں بتایا ہمیں" وہ تھوڑا ٹھہر کر بولے"

"جی میں اور دائم جائیں گے تبھی تو آیا ہوں انکل"

www.novelsclubb.com

وہ بھی ارمان تھا کہاں چپ رہ سکتا تھا طلال صاحب نے اس کی بات پر ہلکا سا مسکرا کر سر جھٹکا فرزانہ صاحبہ بول پڑی-

"تم دونوں اکیلے ہو کیا؟؟" وہ جانتی نظروں سے ارمان کو دیکھتی بولی-

"نہیں اور دوست بھی ہیں" ارمان لاپرواہی سے بولا "اچھا کون سے دوست" -

پتا نہیں یہ عورت اتنے سوال کیوں کرتی تھی

"آپ کو جان کر کیا کرنا ہے فرزانہ صاحبہ" -

ارمان کچھ بولتا کہ اس سے پہلے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے دائم بولا ارمان کا نوالہ حلق میں اٹکا اور کھانستے ہوئے اسے دیکھا وہ آج براؤن رنگ کی رائنڈ نیک شرٹ اور نیلی جینز میں ملبوس تھا وہ چلتا ہوا ان تک آیا اور گلاس میں پانی ڈال کر ارمان کے آگے رکھا-

" پی لے۔۔۔تجھے ضرورت ہے اس کی۔" وہ اسے کہتا کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا طلال صاحب ضبط سے مٹھیاں بھینچے بیٹھے تھے اور فرزانہ صاحبہ زہر خندہ نظروں سے دائم کو دیکھ رہی تھی جو بغیر کوئی اسر لیے ناشتہ کر رہا تھا-

طلال صاحب ایک ہی جھٹکے سے اٹھے اور اپنا کوٹ لیتے باہر کی جانب بڑھے اور فرزانہ صاحبہ بھی ان کے ساتھ باہر کی جانب گئیں اب ارمان اور وہ اکیلے تھے گہری خاموشی کے زیرِاثر ارمان نے یہ خاموشی توڑی-

" یار کب تک تُو انکل کے ساتھ ایسے کرے گا اس سب میں ان کا کیا کصور تھا۔" " وہ پریشان سا بولا

" تو جانتا ہے ارمان جب آپ سچ بولو اور آپ کے اپنے رشتے جن کا آپ سے خون کا تعلق ہو اور وہ آپ کا اعتبار نہ کریں تو کیسا لگتا ہے؟؟" وہ امید بھری نظروں سے ارمان کو دیکھ رہا تھا کہ شاید اس سوال کا جواب وہ اسے دے

نہیں جانتا نا؟ میں جانتا ہوں میرا دل ٹوٹ کر بہت سے حصوں میں تقسیم ہو چکا" ہے ارمان اور وہ ہر حصہ اب پتھر بن چکا ہے۔" دائم نے زور سے آنکھیں بند کر دیں جیسے وہ کچھ چھپا رہا ہو اور ارمان جانتا تھا کہ وہ کیا چھپا رہا ہے وہ جانتا تھا کہ دائم کسی کے سامنے خود کو کمزور ظاہر نہیں کرے گا ارمان نے دائم کے کندھے کو تھپتھپایا

میں جانتا ہوں تو سچا ہے۔" یہ جملہ ارمان نے کیوں ادا کیا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا "

دائم تلخ سا مسکرایا اور اثبات میں سر ہلایا

مجھے کسی کے بھی کچھ بھی سوچنے سے فرق نہیں پڑتا جب میرے اپنے ہی میرا" اعتبار نہیں کرتے۔" ایک درد تھا اس کی آواز میں

www.novelsclubb.com

ارمان دائم کو اداس نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اور دائم کا موڈ ٹھیک کرنا تو بس ارمان کو آتا تھا

" ارے یار دائم یہ کیا کر دیا تم نے؟"

“ دائم کو کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔"کیا مطلب ؟

اب تجھے میں کہوں بھی تو کیا کہوں ؟“

تیری یادوں کے بھول بھلیوں میں گم ہو کر

" مجھے اکثر چائے ٹھنڈی پینی پڑھتی ہے

" چائے ٹھنڈی ہو گئی ہے یار“

دائم بس مسکرایا

www.novelsclubb.com

اچھا چل یونیورسٹی جانا ہے نکلتے ہیں" وہ خود کو کمپیوز کرتے ہوئے اُٹھا اور ارمان " بھی ساتھ اُٹھتا باہر نکل گیا وہ ہر قدم پر اسکے ساتھ تھا چاہے جو بھی ہو جائے اور دوستی اسی رشتے کا نام ہے دوستی نبھانا آسان نہیں ہوتا اکثر چھوٹی سی غلط فہمی بھی

سالوں کی دوستی توڑ دیتی ہے یہ ایک وعدہ ہوتا ہے جو انسان خود سے کرتا ہے اپنے دوست کے ساتھ مخلص رہنے کا اسکا اعتبار کرنے کا اسکے دکھ اور خوشی میں برابر کا شریک ہونا

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ارمان سلیم ایک سچا دوست تھا اور یہ بات دائم بخوبی جانتا تھا-

*** *** ***

یہ ایک ہسپتال کا منظر تھا جہاں مریضوں کا رش سا لگا ہوا تھا یہ ہسپتال ایک وسیع پیمانے پر پھیلا تھا یہاں کی صفائی کا خاص خیال رکھا جاتا تھا کیونکہ یہ ایک ایماندار ڈاکٹر کا ہسپتال جہاں ہر کام کافی ایمانداری سے کیا جاتا تھا یہ ہسپتال ڈاکٹر عادل کا تھا وہ کافی زیادہ عمر کے لگتے تھے یہیں لگ بھگ 60 کے قریب، لیکن ان کے ہاتھوں میں شفا تھی ان کے پاس ہر بیماری کا علاج تھا بقول ان کے لیکن ایک ڈاکٹر کے

لی ئے کہنا مشکل ہوتا ہے کے اس کا مریض اب اس دنیا میں نہیں رہا لیکن ڈاکٹر عادل کے لی ئے یہ ایک چھوٹی سی بات تھی کسی کا بیماری کی وجہ سے مر جانا یا لاپرواہی کرنے کے بائث مر جانا یہ سب عام باتیں تھیں شاید ان کو کسی کے مر جانے سے بالکل بھی تکلیف نہیں ہوتی تھی -

وہ اپنے مخصوص ٹیبل پر اور آل پہنے بیٹھے تھے چہرے پر مسکراہٹ سرد آنکھیں وہ اپنے کسی مریض سے بات کر رہے تھے جب ایک شخص اندر آیا ڈاکٹر عادل نے چونک کر اس کی جانب دیکھا -

ڈاکٹر صاحب ایجنٹ ڈارک آئے ہیں وہ آپ سے ملنے کی ضد کر رہے ہیں-"'"
www.novelsclubb.com
اس شخص نے اطلاع دی جوان کا وفادار ملازم تھا جسکا نام رضا تھا

ہمم بجھوادو-" وہ بھاری سی آواز میں بولے کچھ ہی لمحوں بعد وہ نوجوان اندر آیا " سر پر پی کیپ پہنے اور سیاہ گو گلز آنکھوں پر لگائے کثرت جسم والا آدمی

آؤ آؤ بیٹھو برخوردار-"وہ تنزیہ انداز میں بولے "

- ایجنٹ اس تک آیا اور زور سے اپنا ہاتھ اس ٹیبل پر دے مارا

"آپ جانتے ہیں میں یہاں کیوں آیا ہوں میں آپکی عمر کا لحاظ کر رہا ہوں لیکن شاید آپ جیسوں کو عزت راس نہیں-"وہ چشمے کے پیچھے چھپی سرد آنکھوں سے انہیں دیکھتے بولا -

میں تمہیں بہت بار کہہ چکا ہوں اس معاملے سے ہمارے ہسپتال کا کوئی لینا دینا" نہیں اپنی تفتیش کہیں اور جا کر کرو-"وہ ضبط سے بولے

" ٹھیک ہے تو کیا آپ یہ کہہ رہے ہیں کے عذرہ اپنی بیماری کے دوران یہاں اس ہسپتال میں داخل نہیں ہوئی تھیں؟؟"وہ بولتے ہوئے کرسی کھینچے ان کے سامنے بیٹھ چکا تھا -

میں کسی عذرہ نامی عورت کو نہیں جانتا نہ ہی وہ یہاں تھی-"وہ بہت محتاط سے "
- انداز میں ایک بار پھر جھوٹ بولے

ہمم میں جانتا ہوں آپ یہ بات پریشر میں آکر بول رہے ہیں لیکن میری بات "
یاد رکھیں میں دوبارہ آؤں گا اور بار بار آؤں گا جب تک میں وہ چیز حاصل نہیں کر لیتا
جو مجھے چاہیئے-"وہ یہ کہتے ہی کرسی چھوڑتا اُٹھا اور ڈاکٹر عادل کے سامنے آکر کھڑا
ہوا

اور وہ آپ خود دیں گے اس بار اکیلا آیا ہوں اگلی بار پولیس کے ساتھ آوں گا- "
"اس نے یہ بولتے ہوئے آنکھوں پر پہنے چشمے انگلی سے زرا نیچے کی ئے "اور پھر
جانتے ہیں کیا ہو گا؟؟"وہ ان کو دیکھتے زرا مسکرا کر بولا

www.novelsclubb.com

یہ ہسپتال ساری زندگی کے لیئے بند کر دیا جائے گا اور آپ اپنی باقی بچی کچی "
زندگی جیل کی سلاخوں کے پیچھے گزار دیں گے اس لیئے شرافت سے مان لیں-"
ڈاکٹر عادل کے گلے میں ایک گلٹی سی اُبھری وہ خاموشی سے انہیں دیکھتا باہر نکل گیا

کیونکہ وہ اپنا کام اب کر چکا تھا اور وہ جانتا تھا ڈاکٹر عادل اتنی آسانی سے نہیں سمجھے گا

_ کیونکہ وہ پچھلے دو سال سے یہی کر رہا تھا

- وہ جا چکا تھا اور عادل نے پریشانی میں اپنا موبائل اُٹھایا اور کوئی نمبر ملانے لگا

*** *** ***

www.novelsclubb.com

سفید رنگ کی گاڑی سڑک پر درمیانی رفتار میں چل رہی تھی رافع ڈرائیو کر رہا تھا

اور مریم کھڑکی سے باہر دوڑتی سڑکوں کو دیکھ رہی تھی

“ بھائی ماما بابا آج آجائیں گے نہ-"وہ باہر دیکھتی رافع سے بولی رافع اس کی اُداسی دیکھ سکتا تھا

" ہاں ماہی آجائیں گے انشاءاللہ میری بات ہوئی بابا سے"بولتے ہی رافع نے گاڑی یونیورسٹی کے سامنے روکی مریم نے ایک نظر اپنے بھائی کو دیکھا اور اثبات میں سر ہلا گئی -

" ٹھیک ہے اللہ حافظ رافع بھائی-"وہ گاڑی سے اتری اور رافع گاڑی سے اسے دیکھتا رہا جب تک وہ اندر نہیں چلی گئی -

www.novelsclubb.com

وہ آج ہلکے آسمانی رنگ کے فراک میں ملبوس تھی سادہ سی حالت میں گھنگریالے بالوں کی چٹیا کرر کھی تھی کانوں میں سرخ رنگ کے چھوٹے سے ٹاپس تھے وہ چلتی ہوئی اندر رائی اور کونے میں پڑی بینچ پر بیٹھ گئی اور اپنے پرس میں سے موبائل نکالا اور نمبر ڈائل کیا -

ہیلو زارا تم. کب تک آرہی ہو یارَ؟" مریم براسامنہ بناتے ہوئے بولی"

اپنے پیچھے دیکھو-" دوسری جانب سے زارا کی آواز اُبھری مریم نے گردن موڑ " کر پیچھے دیکھا -

وہ سامنے کھڑی تھی روز کی. نثبت زیادہ تیار ہوئے مریم دل سے مسکرائی اپنی دوست کی اس حرکت پر" تم کب آئی؟" مریم نے مسکراتے پوچھا-

جب تم اپنے بھائی کی سفید گاڑی سے اتری تب ہی-" زارا نے بظاہر مسکراتے " ہوئے بولا

اووا چھا-"مریم اسی طرح اسے دیکھ رہی تھی"

ہمم کیا لڑکے نہیں آئے؟؟"زارا ادھر ادھر نظر گھماتے بولی"

کون لڑکے؟"مریم اس کے سوال پر زرا الجھی وہ پوری طرح بھول چکی تھی اس" بارے میں"افف وہی دائم اور ارمان-"زارا اسے دیکھتے بولی

آہہ میں تو بھول چکی تھی اس بارے میں-"وہ کل سے بہت عجیب محسوس کر" رہی تھی اس لیے اسے دھیان ہی نہیں رہا -

www.novelsclubb.com

وہ دیکھو آرہے ہیں"زارا سامنے دیکھتے بولی البتہ مریم کی ان کی جانب پشت تھی" وہ گھومی تو دائم اور ارمان چلتے آرہے تھے وہ چلتے ہی قریب آپہنچے مریم ہنوز انہیں دیکھتی رہی-

- ہم نے زیادہ انتظار تو نہیں کروایا"ارمان آتے ہی بولا "

نہیں ہم بھی ابھی آئے "زارا مسکراتے ہوئے بولی اور ایک نظر سپاٹ چہرے سے" کھڑے دائم کو دیکھا جس کی سرمئ آنکھوں میں کسی قسم کی نرمی نہیں تھی وہی وجیہہ شخصیت والا دائم

- مریم بس ہلکا سا مسکرائی کیونکہ جواب زارا کی جانب سے اچکا تھا

اچھا میری کتاب لائبریری میں رہ گئی ہے میں لے کر آتا ہوں آپ لوگ انتظار " کریں-"ارمان جلدی میں ان سے کہتا وہاں سے نکلا شاید وہ کہیں اور جارہا تھا کسی کے پیچھے؟ یا شاید سچ میں کتاب بھول گیا ہو وہ-

www.novelsclubb.com

آپ کیسی ہیں اب مریم؟؟"مریم نے اپنا نام سنتے ہی چونک کر اپنے سامنے " کھڑے دائم کو دیکھا جو اپنی سرمئی آنکھوں سے اس کی سبز آنکھوں میں دیکھ رہا تھا بس کچھ لمحوں کے لیے اور پھر یہ سلسلہ ٹوٹ سا گیا کیا۔دائم نے یہ سوال پوچھا تھا؟؟؟

وہ بہت مدھم آواز میں بولا مریم اس کے ایسے پوچھنے پر تھوڑی حیران ہوئی اس کی جانب دیکھ رہی تھی اور دوسری جانب دائم کا بھی یہی حال تھا وہ بے اختیار ہی ایسے بول پڑا اس نے تھوک نلگا -

ہمم میں میں اب ٹھیک ہوں-"مریم تھوڑی رک کر بولی اس کا جواب سنتے دائم" نے بس اثبات میں گردن کو خم دیا زارا خاموش کھڑی ان کی جانب دیکھ رہی تھی خاموشی کا سلسلہ ٹوٹا اور زارا بولی -

ہم یہاں بیٹھ جاتے ہیں کب تک کھڑا رہنا ہے-"وہ بولتے ساتھ ہی نیچے سبزے" پر بیٹھ گئی مریم نے کن اکھیوں سے دائم کو دیکھا اس کا چہرہ بے تاثر تھا سنجیدہ آنکھیں مریم بھی زارا کے ساتھ اپنا بیگ رکھتی بیٹھ گئی ارمان اب سامنے سے آتا دکھائی دے رہا تھا...اب وہ چاروں سبزے میں درخت کے سائے کے نیچے بیٹھے تھے وہ اپنا پروجکٹ ڈسکس کر رہے تھے -

ہم تو ہم کل دامنِ کوہ جارہے ہیں کیونکہ وہاں کافی خوبصورت چیزیں ہیں ہم ان" کو ایکسپلور کر سکتے ہیں نیچر کے بارے میں لکھ سکتے ہیں وہاں گرینری بہت زیادہ ہے تو ہم کافی ریسرچ کر سکتے ہیں"۔ارمان اپنی بات پوری کرتا لیپ ٹاپ درمیان میں رکھے خاموش ہوگیا -

مریم اور زارا اس کی جانب متوجہ تھیں وہ دونوں کافی اچھے موڈ میں نظر آرہی تھیں اور کافی ایکسائیٹڈ بھی-

www.novelsclubb.com

"تم سے کوئی کام کی جگہ ڈھونڈنے کو کہا تھا ارمان اور تم نے یہ جگہ ڈھونڈی ہم یہاں کیسے اپنا کام پورا کر سکتے ہیں-" دائم پریشانی سے بولا

"ہاں تو؟ اس میں برائی کیا ہے وہ جگہ بہت اچھی ہے دائم ہمیں جانا چاہی ئے-" اب کی مریم تھوڑے اڑے ہوئے لہجے سے بولی

دائم ہنوز اسے دیکھتے رہا کیا کسی کے منہ سے اپنا نام سننا اتنا اچھا لگتا ہے؟؟ اگر ہاں تو یہ پہلے تو کبھی نہیں ہوا تھا اس کے ساتھ تو آج کیوں؟ کیا اس کو پہلے بھی اپنا نام اتنا اچھا لگا تھا کبھی؟

www.novelsclubb.com

دائم نے سر جھٹکا

اچھا ٹھیک ہے جیسے تم لوگ کہو" وہ کندھے اُچکا کر بولا جیسے اسے ان سب سے " - کوئی مطلب نہیں ہے

ہاں یار اچھا ہو گا پروجکٹ بھی پورا ہو جائے گا اور ہماری پکنک بھی ہو جائے گی" " ارمان پھر سے بولا آہہ اس شخص سے خاموش کیوں نہیں رہا جاتا؟ مریم اور زارا - بھی مسکرائیں

ہاں یہ تو ٹھیک کہا تم نے "اب کی بار زارا بولی "

آپ یہ بھی یاد رکھیں مسٹر ارمان کہ ہم وہاں کام کرنے جا رہے ہیں پکنک " - منانے نہیں" دائم بے غصے سے اسے گھورا

ہاں یار میں تو بس تم سب کو ہنسانے کی کوشش کر رہا تھا" ارمان نے یہ کہتے "
ہوئے ایک آنکھ دبائی -

زارا نے " so keep quiet تم ہم پے اتنا بڑا احسان مت کرو ارمان "
جل . کر بولا ان تینوں نے ایک ہی وقت میں اس کی جانب دیکھا مریم کو اس کی
حرکت پر کافی حیرت ہوئی -

مجھے لوگوں پر احسان کرنے اچھے لگتے ہیں مس زارا" وہ بھی ارمان تھا خاموش "
کہاں رہتا؟

اینی ویز گائز آپ سب کو سمجھ آگیا ہے ہم نے کہاں جانا ہیں کل صبح 7 بجے ہم "
روانہ ہو جائیں گے اینی کویشنس؟؟" دائم نے بات کو جیسے ختم کرتے ہوئے بولا
کیوں کہ وہ ہمیشہ اپنے مطلب کی بات کرتا تھا باقی چیزوں سے اسکا کوئی لین دین
نہیں تھا مریم اسکی سرمئی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی اسے دائم کی آنکھیں کافی

پر کشش لگی تھی بھوری اور سرمئی رنگ کی دائم نے مریم کو اپنی جانب دیکھتے پایا تو سوال کیا -

کیا کوئی بات ہے محترمہ ؟؟" وہ جانچتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا مریم یک " دم گڑبڑائی -

نن نہیں نہیں" مریم نے تیزی سے سر نفی میں ہلایا دائم خاموش رہا ہونٹوں " کے پاس پڑتی لکیریں تھوڑی گہری ہوئیں لیکن وہ چھپا گیا -

اوکے چلو ارمان ہمیں اور بھی بہت کام ہیں" وہ ارمان کو بولتا اس چمن سے اُٹھ" کھڑا ہوا مریم اور زارا کی ابھی کوئی کلاس نہیں تھی تو وہ دونوں فارغ تھیں اس لیے اگلا ایک گھنٹا ایسے ہی گزرنا تھا -

ارمان اور دائم ساتھ چلتے ہوئے آگے کی جانب بڑھ رہے تھے جب ارمان نے دائم کی گردن میں ہاتھ ڈالا۔

"یار اس زارا کو دیکھ کر مجھے ایک شعر یاد آیا ہے سناؤں "ارمان اکسائیٹڈ سا بولا دائم نے ایک ہی لفظ میں جواب دیا۔

"نہیں"

"مجھے پتا ہے تو تڑپ رہا ہے سننے کے لیٔے اب سن "۔۔۔دائم چلتے چلتے رک گیا"

اسے دیکھ ارمان بھی رک گیا"کیا ہوا؟"ارمان بولا

"چل تو شعر سنا اس سے پہلے میں یہاں سے نہیں ہل رہا چل "وہ بازوں باندھے اسے دیکھ رہا تھا

اچھا تو ارض کیا ہے

آج کل کی لڑکیاں حسن پر ناز کرتی ہیں "

"پہلا کلمہ آتا نہیں اور انگلش میں بات کرتی ہیں

یہ شعر سن کر دائم کو اپنے دوست کی ذہنی حالت پر شک ہوا اور پھر فضاء میں ایک قہقہہ اُبھرا

وہ دونوں دل کھول کر ہنسے کیونکہ جب ارمان ساتھ ہوتا تو دائم طلال شاہ پر ہنسنا واجب ہو جاتا تھا وہ دونوں گراؤنڈ میں کھڑے ہس رہے تھے اور سامنے سیڑھیوں پر کھڑا ایک شخص انکے ہنستے ہوئے چہروں کو زہر بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا

www.novelsclubb.com

جتنا ہنسنا ہے ہنس لو دائم طلال شاہ کیوں کہ موت بہت بے صبری سے تمہاری" منتظر ہے" وہ دل میں بولتا آخر میں دل سے مسکرایا تھا اور راہداری سے گزرتا آگے بڑھ گیا

یہ دنیا بہت ظالم ہوتی ہے یہاں کے دشمن یہ نہیں جانتے کہ دوسرا انسان جس سے وہ اتنی نفرت کرتے ہیں وہ زندگی کے کس مشکل وقت سے گزر رہا ہے ہر بار ویسا نہیں ہوتا جیسا ہم سوچ لیتے ہیں ایک بات زندگی میں ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کے آپ سے نفرت کرنے والے آپ کو کبھی خوش یا ہنستا مسکراتا نہیں دیکھ سکتے

ضروری نہیں کے جو انسان باہر سے مسکراتا دکھائی دے وہ اندر سے بھی اتنا ہی خوش اور زندگی سے مطمئن ہو کبھی کبھی زندگی گزارنے کے لیئے آپ کو مسکرانا پڑتا ہے خود کو حوصلہ دینا پڑتا ہے چاہے حالات کتنے ہی سخت ہوں کیونکہ زندگی تو

بس گزارنے کا نام ہے بس اسے گزارنے کے فن سے ہر ایک انسان واقف نہیں
ہوتا اگر یہ اتنا ہی آسان ہوتا تو -

کوئی بھی اپنی زندگی سے خوش نہیں ہوتا ہر انسان کے اپنے مسائل اور پریشانیاں ہیں
ہم ہمیشہ دوسروں کو دیکھ کر یہ سوچتے ہیں کہ وہ ہم سے بہتر ہیں اور اچھی زندگی
گزار رہے ہیں لیکن ہماری سوچ غلط ہوتی ہے ہر انسان ادھورا ہوتا ہے کچھ
خواہشات اور خامیاں ہمیشہ رہ جاتی ہیں مکمل ذات تو صرف اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے جو
.... !! تاقیامت رہے گی !! اور ہمیشہ رہے گی

www.novelsclubb.com

***   ***   ***

رافع اپنے آفس میں کوئی فائل اپنے سامنے کھول کر رکھے بیٹھا تھا وہ تھوڑا سا پریشان نظر آرہا تھا

یار بابا بھی نا یہ عجیب سا کام مجھے دے کر چلے گ ئے ہیں کیا کروں میں۔""""

افففف رافع نے ایک ہاتھ سے اپنے سامنے پڑی میز پر بھکرے صفحوں کا سمیٹا جب اُس کے موبائل بجا رافع نے ساتھ پڑا موبائل اُٹھایا اس پر ایک نام چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا بار رافع نے موبائل کان سے لگایا دوسری جانب سے آواز آئی

"اسلام الیکم رافع بات کر رہے ہیں؟ "

رافع نے موبائل کان سے ہٹایا اور اس پر نظر آتے نمبر کو غور سے دیکھا۔

جی بات کر رہا ہوں آپ کون؟" رافع نے اپنی آنکھیں سکڑے اسے جواب دیا"

میں حیدر بات کر رہا ہوں کیا پہچانا نہیں ؟؟"رافع کو ایک منٹ کے لیے " سب کچھ بھول گیا کیا یہ وہی حیدر ہے جو وہ سمجھ رہا ہے ؟؟

رافع بہت احتیاط سے بولا

کیا تم.. تم خالہ کے بیٹے بات کر رہے ہو ؟؟رافع کو بے چینی سے انتظار تھا کہ وہ جو " سوچ رہا ہے کاش یہ وہی ہو

ہاہاں میں ہی ہوں تم ٹھیک سمجھے "دوسری جانب سے بھی یہی جواب آیا۔۔۔" فون کی دوسری طرف موجود شخص شاید کسی بھیڑ والی جگہ پر تھا کیونکہ دوسری جانب سے کافی شور آرہا تھا رافع اب تک شوک میں تھا

تم اتنے عرصے سے کہاں تھے یار امی کتنا یاد کرتی ہیں تمہیں تم کہاں ہو " ابھی ؟؟"دوسری جانب موجود حیدر اداس سا مسکرایا

میں پاکستان میں نہیں ہوں ابھی میں اٹلی میں ہوں رافع "وہ بس اتنا بولا اور " خاموش ہو گیا رافع کو حیرت ہوئی کہ اتنے عرصے بعد فون کیا لیکن اب بھی وہ

پاکستان میں نہیں تھا یا شاید وہ چھپا رہا ہو شاید اب بھی اس میں ہمت نہ ہو ان سب سے ملنے کی -

اچھا کیسے ہو یار تم۔۔ کیسا گزر رہا ہے اٹلی میں وقت ؟"رافع نے اپنی سوچ کو جھٹکا" اور دوبارہ بات کا آغاز کیا

ہاں میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ کیسے ہو آنٹی انکل اور۔۔۔وہ تھوڑا ٹھہرا تھا اور " سوچتے ہوئے دوبارہ بولا۔۔۔اور مریم کیسے ہیں؟سب ؟

ہاں سب ٹھیک ہیں ماہی کو تو خیر تم یاد بھی نہیں ہو گے ہاں مما اکثر تمہیں یاد " کرتی ہیں "

رافع بنا کچھ سوچے سمجھے بولا"

www.novelsclubb.com

حیدر نے گہرا سانس بھرا آخری بار جب وہ مریم سے ملا تھا تو تب وہ کافی چھوٹی تھی اور اگر وہ اسے بھول گئی تھی تو کیا ہوا وہ تو اسے نہیں بھولا تھا۔۔۔۔۔۔

"اچھا آنٹی انکل کو میرا سلام دینا "

ہاں میں دے دوں گا لیکن یہ اچھا ہوا گر تم خود آکر انہیں سلام دو تو "رافع بس اسکا ارادہ جاننا چاہتا تھا.

ہاں ضرور کیوں نہیں اب رکھتا ہوں مجھے کہیں جانا ہے "وہ شاید جلدی میں تھا "

اچھا ٹھیک ہے خدا حافظ "رافع نے بھی فون بند کر دی کیونکہ اس کے پاس بہت کام پڑا تھا جو اُسے میٹنگ سے پہلے کرنا تھا اور پھر عالم صاحب اور سلطانہ بیگم کو بھی پک کرنے جانا تھا وہ آج واپس آنے والے تھے -

www.novelsclubb.com

***   ****   ***

مریم کینٹین میں بیٹھی چائے پی رہی تھی آج کینٹین میں زیادہ رش نہیں تھا تھوڑی خالی خالی جگہ تھیں ورنہ روز کافی گہما گہمی ہوتی تھی مریم اپنے سامنے ایک کتاب رکھے اسے غور سے پڑھ رہی تھی زارا اپنی سائیکالوجی کی کلاس لے رہی مریم نے یہ مضمون نہیں لیا تھا اس لیئے وہ یہاں بیٹھے کتاب پڑھ رہی تھی -

اس کینٹین کے سامنے سینئر حال تھا اور وہ اس حال کی کھڑکی سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا

کینٹین اوپن تھی اس لیئے وہاں بیٹھے لوگ آسانی سے نظر آتے تھے -

وہ سینئر حال سے نکلا آنکھوں میں شیطانی چمک تھی وہ کینٹین میں داخل ہوا اور ایک چائے کا کپ. لیتے مریم کی ٹیبل کی جانب آیا اور کرسی کھینچتا بیٹھ گیا مریم جو کتاب پڑھنے میں مصروف تھی یکدم چونک کر اسکی جانب دیکھا

وہ مسکرا رہا تھا آنکھیں روز کی طرح ہی سرخ ہو رہی تھیں -

ہیلو مس مریم"وہ مسکرا کر بولا اور چائے کا کپ ہونٹوں سے لگا گیا“

-ہاں یہ وہی لڑکا تھا جو پہلے دن مریم سے اُلجھا تھا یہ راحیل تھا سرخ آنکھوں والا

یہ کیا بدتمیزی ہے آپ اس طرح میری ٹیبل پر کیسے بیٹھ سکتے ہیں-"مریم “

-غصے سے بولی اس نوجوان پر

میں تو بس معذرت کرنے آیا ہوں اس دن کے لیٔے مریم آپ سے"وہ اسی “

-طرح مسکرا کر بولا جیسے اسے ان کی حالت دیکھ کر لطف آرہا ہو

www.novelsclubb.com

ہمارا کوئی ایسا رشتہ نہیں جو آپ یہاں ایسے آگۓ ہیں"وہ اٹھی اور چائے کا“

ڈسپوزیبل گلاس اُٹھایا بیگ کندھے پر ڈالا اور آگے بڑھی راحیل اُٹھا اور مریم کی

- کلائی پکڑ لی وہ کرنٹ کھا کر پیچھے مڑی

"ہاتھ چھوڑو میرا یہ کیا کر رہے ہو "

" اور نہ چھوڑوں تو؟"

ہاتھ چھوڑو میں نے کہا" مریم کی سبز آنکھوں میں گلابی سی نمی آگئ "

لو چھوڑ دیا" راحیل مذاق اُڑانے کے انداز میں ہاتھ کو جھٹکا مریم نے قہر برساتی " نظروں سے اسے دیکھا اور تیز تیز قدم چلتی باہر نکل گئ

باہر نکلتے ہی مریم کا اپنے آنسوؤں پر کنٹرول نہ رہا اور رو دی آخر وہ اتنی کمزور کیوں تھی؟ کیوں یہ مشکل لمحے اس کے حصے میں آتے تھے وہ اتنی معصوم کیوں تھی اس چلاک دنیا کا سامنا کرنا اس کے لیۓ مشکل تھا لیکن ہاں ناممکن نہیں تھا بس تھوڑی کوشش کی ضرورت تھی مضبوط بننے کی. ضرورت تھی کچھ بھی ناممکن نہیں ہوتا۔بس ہمت کرنی چاہیۓ

وہ ساتھ پڑی بینچ پر بیٹھ گئی اور اپنی گود میں پڑے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی آنکھوں کے آنسو ابھی بھی بھیی تھے جب بائیں جانب سے ایک ہاتھ آگے بڑھا جس میں سفید رومال تھا۔

اس نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اس ہاتھ کی جانب دیکھا اور نظریں اُٹھا کر اس شخص کی جانب جو بے تاثر سا اسکی جانب دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پر نہ فکر مندی تھی اور نہ ہی ہمدردی

"لے لو یہ کاٹتا نہیں ہے۔" وہ بس اتنا بولا اور مریم نے وہ رومال تھام لیا آنسو صاف کیئے

www.novelsclubb.com

"اس طرح بیٹھ کر رونے سے کچھ نہیں ہو گا محترمہ مضبوط بنے کیونکہ یہ دنیا بہت ظالم ہے۔" وہ بس سامنے دیکھتے یہ بولا

مریم بس اسکے وجیہہ چہرے کو دیکھ رہی

کسی کو اپنے آنسو مت بتائیے گا آنسو انسان کی سب سے بڑی کمزوری ہوتے " ہیں اور اپنی کمزوریاں کسی کو بتایا نہیں کرتے" دائم نے مریم سبز آنکھوں میں دیکھا جہاں آنسو اب سوکھ رہے تھے -

سمجھ گئیں؟؟" دائم نے آئیبر واُٹھا کر پوچھا جیسے اس سے تصدیق چاہ. رہا ہو کے " وہ اب روئے گی نہیں -

مریم نے بس بچوں کی طرح سر کو زور سے اثبات میں ہلایا" ہاں سمجھ گئی" سبز آنکھوں میں امید سی اُبھری تھی سفید رومال کو اب تک دونوں ہاتھوں کے درمیان جکڑ رکھا تھا دائم سامنے دیکھتے اُٹھا وہ اب جا رہا تھا مریم نے بے اختیار اسے آواز دی

www.novelsclubb.com

دائم رکو"اور اسکی آواز میں اپنا نام سنتے ہی دائم طلال شاہ کی تو پوری دنیا ہی رک" -گئی تھی وہ ٹھہر گیا اور اس کی جانب مڑا

شکریہ "مریم نم آنکھوں سے مسکرائی گالوں کے گڑھے اُبھرے دائم کے گلے" میں ایک گلٹی سی ابھری اور غائب ہو گئی اس نے صرف سر کو خم .دیا سرمئی آنکھیں کسی بھی احساس سے خالی تھیں وہ تیزی سے آگے چلا گیا وہ اسے دور جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا دو قدم چار قدم چھ قدم وہ جا رہا تھا اور اُسے جانا ہی تھا مریم نے گردن جھکائے اس سفید رومال کو دیکھا اور سامنے دیکھا تو اب وہ وہاں نہیں تھا وہ جا چکا تھا...دور اس سے کہیں بہت دور......

www.novelsclubb.com

*** *** ***

دوپہر کا تپتا ہوا سورج اب ٹھنڈا ہو چکا تھا تیز دھوپ اب شام میں ڈھلتی جا رہی تھی
-

سیاہ فورچیونر سڑک پر دوڑتی ہوئی نظر آ رہی تھی وہ گاڑی میں بیٹھا بے مقصد اُسے سڑکوں پر دوڑا رہا تھا آنکھوں میں سرد پن تھا اتنا کے آنکھوں میں دیکھنے سے خوف سا آتا تھا وہ گاڑی ایک سنسان روڈ پر لے آیا تھا اور گاڑی سے اتر آیا باہر نکلا اور بونٹ پر بیٹھ کر دور کسی مری نقطے کو گھورنے لگا جب ایک گھر کی بند کھڑکی سے ایک بچہ جھانکتا ہوا دکھائی دیا وہ مسکرا کر اس کو ہاتھ ہلا رہا تھا -

دائم بھی مسکرایا ہونٹوں کے پاس کی لکیریں گہری ہوئیں جواباً دائم نے بھی ہاتھ ہلایا اگر کوئی اسے یہاں ایسے مسکراتا دیکھ لیتا تو اسے اگلے بارہ گھنٹے تک یقین نہ آتا کے یہ دائم ہے-

www.novelsclubb.com

چاہے انسان باہر سے جتنا بھی پتھر دل اور سخت جان بن جائے اندر سے وہ ہمیشہ ٹوٹا اور بکھرا ہوا ہی ہوتا ہے اور دائم کو وہ لمحہ یاد آیا جب اس کی ماں کا جنازہ نیچے گھر کے صحن میں پڑا تھا اور اسے کمرے میں بند کر دیا تھا وہ دس سالہ معصوم دائم کمرے کی کھڑکی سے اپنی ماں کو جاتا دیکھ رہا تھا زار و قطار روتا ہوا کتنا بے بس تھا وہ یا شاید حالات نے اُسے بے بس کر دیا تھا وہ اپنی ماں کی. موت کے بعد ایسا ہو گیا تھا انا پرست سخت دل اس عورت کے جانے سے اس کی زندگی سے مسکراہٹ جا چکی تھی اکثر وہ مسکرا تو دیتا تھا لیکن کبھی دل سے نہیں مسکرایا تھا -

سوچوں کا سلسلہ ٹوٹا تو دائم نے سر جھٹکا آنکھوں میں آنسو تھے یہ لمحہ ہی ایسا تھا وہ جب بھی یاد کرتا ہمیشہ رو دیتا اس نے اپنی ماں کو کھو دیا تھا اپنی آنکھوں کے سامنے دائم نے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرے اب سامنے اس گھر کی کھڑکی کر پار کوئی نہیں تھا وہ جگہ اب خالی. تھی

دائم واپس گاڑی میں آ کر بیٹھا ایک لمبی سانس لی اور چابی گھما دی اسے اب کہاں جانا تھا یہ بس وہی جانتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

*** *** ***

-عالم ہاوس میں ساری بتیاں جل رہی تھی وہ گھر ہمیشہ کی طرح روشن دکھ رہا تھا

ڈائننگ ٹیبل پر آج چہل پہل تھی رافع عالم صاحب اور سلطانہ بیگم کو ابھی کچھ دیر پہلے ہی لے کر آیا تھا وہ کھانا بھی باہر سے لے آیا تھا کیوں مریم صاحبہ تو گھر پر کچھ پکانے سے رہی!!

www.novelsclubb.com

وہ سب ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے کھانے میں مصروف تھے جب مریم نے ٹیبل کے نیچے سے ایک زوردار لات رافع کے گھٹنے پر ماری سبز آنکھوں میں شرارتی سی چمک تھی وہ مسکرا رہی تھی

اہہ "رافع زور سے چیخا سب اس کی جانب متوجہ ہوئے "

کیا ہوا رافع بھائی کہیں اپ نے اپنی زبان تو نہیں کاٹ لی؟" مریم معصوم بنی پوچھنے لگی عالم صاحب اپنی بیٹی کی شرارت بھانپ چکے تھے اس ل ئے مدھم سا مسکرائے -

" ماہی یار اتنی زور سے مارا ہے باز آجاؤ تم "رافع اسے گھور کر بولا -

" بابا دیکھیں کیسے گھور رہے ہیں یہ مجھے "مریم مدد طلب نظروں سے عالم صاحب کی جانب دیکھی -

" رافع میری بیٹی کو اس طرح مت گھورو "عالم صاحب نے مریم کے سر پر پ ءار کرتے ہوئے بولے -

ہاں ہاں بس آپ کو آپ کی بیٹی ہی نظر آتی ہے میں تو سوتیلا ہوں "رافع منہ ''
- میں بڑبڑایا مگر یہ بات سب نے سن لی تھی ٹیبل پر بیٹھے سب ہی مسکرا رہے تھے

چلو تم دونوں بہن بھائی چپ کر کے کھانا کھاؤ "سلطانہ بیگم کی ایک گھوری کافی ''
تھی اور وہ دونوں ایسے چپ ہوئے جیسے وہاں موجود ہی نہیں ہیں کچھ لمحوں بعد رافع
کچھ یاد آنے پر بولا

اہمم !!! آج حیدر کا فون آیا تھا مما" وہ تھوڑا سنجیدہ ہو کر بولا اور ایک نظر ''
سامنے بیٹھی مریم کو جو کھانے میں مصروف تھی

عالم صاحب کا پانی پیتا ہاتھ لمحے بھر کو تھما سلطانہ بیگم نے چونک کر اسے دیکھا اور
ایک چور نگاہ مریم پر ڈالی

www.novelsclubb.com

اچھا کیا واقعی کیا کہہ رہا تھا وہ ؟؟ سلطانہ بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی ''

جی مما مجھے کافی حیرانی ہوئی جان کر کے اُسے اب بھی ہم یاد ہیں مجھے لگا وہ بھول گیا ہو گا" رافع بظاہر کھانا کھاتے اپنی ماں سے بولا عالم صاحب بھی اسے سن رہے تھے۔

کہاں ہے وہ آیا نہیں؟" عالم صاحب سنجیدہ سے انداز میں بولے "

نہیں بابا وہ اٹلی میں ہے میں نے پوچھا تھا" رافع بس سادہ سے انداز میں بولا"

بھائی یہ حیدر کون ہیں؟" مریم اسے دیکھتے بولی رافع بوکھلا گیا"

نہیں تم نہیں جانتی ماہی وہ بس میرے بچپن کا دوست ہے" رافع نے بات کو کور کرتے بولا"

بھائی مجھے کیوں نہیں پتہ ان حیدر صاحب کا" وہ دوبارہ بولی"

مریم بیٹا کھانا کھاؤ تمہارا کیا کام بھائی کے دوستوں سے" سلطانہ بیگم نے ایک سخت نگاہ اس پر ڈالی۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا اچھا۔!! میں تو بس پوچھ رہی تھی" وہ منہ میں بڑبڑاتی اپنی پلیٹ پر جھک گئی۔

*** *** ***

رات کی سیاہی بڑھتی ہی جارہی تھی مریم چائے بنانے میں مصروف تھی کچن میں کھڑی اُسی کھڑکی کے سامنے جب اس کا موبائل بجا وہاں شاید کسی کا مسج تھا مریم نے آنکھیں سکڑی اور میسج کھولا وہاں بس چند حرف تھے۔

"Good night "۔

www.novelsclubb.com

مریم نے زیرِ لب ان کو پڑھا یہ وہی نمبر تھا جہاں سے صبح بھی میسج آیا تھا مریم کا جیسے سانس ہی آٹک گیا وہ ساتھ پڑی کرسی پر جا بیٹھی پیشانی پر بے شمار بل تھے وہ تھوڑی دیر وہاں بیٹھی رہی جب اس کے ذہن میں وہ الفاظ گونجے

مضبوط بنیں کیونکہ یہ دنیا بہت ظالم ہے" دائم کی کہی گئی بات اس کے ذہن میں" آئی مریم کا چہرہ ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھل گیا کیونکہ وہ بات ہی ایسی کر گیا تھا اس کو۔

ٹھیک ہی کہتا ہے وہ مغرور انسان مجھے مضبوط بننا چاہیے اتنی سی بات پر پریشان" نہیں ہونا چاہیے مریم تمہیں." وہ خود کو سمجھاتی اُٹھ کھڑی ہوئی اور چائے لیتی کمرے میں چلی گئی

www.novelsclubb.com

کمرے کی بتیاں جلائیں تو وہ سفید رنگ میں ڈھلا کمرہ روشن ہو گیا وہ سرخ رنگ کا خوبصورت مگ جس میں چائے تھی سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور سامنے کتابوں کی شیلف

سے ایک کتاب نکالی اور بیڈ پر بیٹھ گئی اب چائے کے ختم ہونے تک یہ کتاب اس کو پڑھنی ہی تھی-

کچھ ہی لمحوں کے بعد اس کا موبائل زور زور سے بجنے لگا "اوبی بی اُٹھا بھی لو اب موبائل کی زبانی... مریم نے موبائل دیکھا تو سکرین پر زارا کا نام چمک رہا تھا اس نے مسکراتے ہوئے فون اُٹھا لی-

"کہاں ہو یار لیٹ می گیس تم بوک پڑھ رہی ہو ہے نا؟" فون اُٹھاتے ہی زارا بولنے شروع ہو گئی

-ہاں یار رتم تو کافی ہوشیار ہو گئی ہو زارا" مریم ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی "

"ہاں پتا ہے وہ تو میں پیدائشی ہوں "

" ہاں ہاں تم تو آئنسٹائین کی بہن ہو "

اچھا تم چپ کرو مجھے بتاؤ کل کیا پہن رہی ہو؟ "

www.novelsclubb.com

".کیا کچھ بھی پہن لوں گی اس میں کیا بڑی بات ہے جو تم نے مجھے کال کی "

یار کل ہم نے پروجکٹ پر کام کرنے جانا ہے تھوڑا مزہ بھی کر لیں گی تو اچھا سا"

-تیار ہو جانا تم "زارا چڑ کر بولی

اچھا میڈم زارا ٹھیک ہے پہن لوں گی مہربانی مجھے کال کر کے خبر دینے کے "

" لی ئے

"ہاں کوئی بات نہیں چلو اب رکھتی ہوں صبح وقت سے اُٹھ جانا بائے "

-ٹھیک ہے اللہ حافظ "مریم نے مسکرا کر کال بند کر دی"

www.novelsclubb.com

باہر رات گہری ہو رہی تھی چاروں طرف ایک سرد سی خاموشی تھی وہ اکیلا سڑک کے کنارے چل رہا تھا دائیں ہاتھ میں کتے کی رسی تھامے وہ اُسی سیاہ لباس میں تھا بال پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے چہرے پر پریشانی سی تھی وہ آج پھر اس کھڑکی کے آگے سے گزر رہا تھا جہاں اس روز وہ لڑکی کھڑی تھی اس نے ایک نظر اس کھڑکی طرف دیکھا لیکن آج وہ نہیں تھی یا شاید وہ آیا ہی بہت دیر سے تھا لیکن آج وہ کھڑکی خالی تھی وہاں سیاہ رات کی طرح اندھیرا چھایا ہوا تھا وہ وہاں سے آگے بڑھ گیا -اس کا منہ مسلسل حرکت کر رہا تھا شاید وہ کوئی ببل گم چبا رہا تھا

*** *** ***

www.novelsclubb.com

وہ آج پھر سے آیا تھا میرے ہسپتال میں "وہ کھڑکی کے پاس کھڑے کسی سے "
-فون پر بات کر رہے تھے چہرے سے کافی پریشان دکھائی دے رہے تھے

تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتا اگر میں نے اس کو حقیقت نہیں بتائی تو وہ مجھے جیل "
"بھیج دے گا

-مقابل کی بات سن کر وہ دوبارہ اسے پریشانی سے بولے

تمہیں جتنے پیسے چاہیے تمہیں مل جائیں گے لیکن تم اس ایجنٹ کو سنبھالو اُسے "
پتا نہیں چلنا چاہیے "فون کے اس طرف موجود شخص نے دبی دبی آواز میں بس
-اتنا کہا

www.novelsclubb.com

بات پیسے سے آگے نکل گئی ہے وہ کب سے پیچھا پڑا ہے میری جان داؤ پر لگی "
"ہے

"کچھ وقت اور ایسے ہی گزارنے کی کوشش کرو جو چاہتے ہو جتنے پیسے چاہیئے مجھ سے لے لو" مقابل نے دبی دبی آواز میں کہا

"ٹھیک ہے تم کل ہی پیسے بھیج دو ورنہ میں اُسے سب بتادوں گا" ڈاکٹر عادل نے کہتے ساتھ ہی کھٹ سے فون بند کر دی-

یقیناً کوئی ایسا راز تھا جو صرف فون کے آر پار موجود لوگ ہی جانتے تھے اور اسے دبانے کی ہر ممکن کوشش کر رہے تھے لیکن ہر گزرتا لمحہ اس زار کو کھولنے کی کوشش میں تھا آخر کب تک ایک گناہگار اپنے گناہوں کو چھپا سکتا ہے ایک نہ ایک روز وہ گناہ سامنے آہی جائے گا کیونکہ اللہ کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے بس وہ اپنے بندے کو تھوڑی ڈھیل دے دیتا ہے تاکہ اُسے عقل آجائے.......

***　　　***　　　***

ایک اور خوبصورت صبح کا آغاز ہو چکا تھا لیکن کیا یہ صبح اتنی ہی خوبصورت ہو گی جتنی دکھائی دے رہی ہے آج صبح مریم بہت آکسائیٹڈ تھی اپنے پڑوجکٹ کو لے کے فجر پڑھنے کے بعد سے وہ سوئی تک نہیں تھی زارا ابھی یہاں آنے والی تھی ان دونوں نے مل کر جانا تھا اور لے کے جانے والا رافع تھا

مریم نے بہت خوبصورت سفید گھٹنوں تک آتی فراک پہن رکھی تھی ساتھ نیلی رنگ کی جینز گھنگریالے بالوں کو ڈھیلی سی پونی میں جکڑی پشت پر بکھیر رکھا تھا چہرے کی دونوں اطراف میں گھنگریالی لٹیں جھول رہی تھیں وہ شیشے کے سامنے کھڑی اب اپنی سبز آنکھوں میں کاجل لگا رہی تھی

تیار ہو کر خود کو ایک نظر دیکھا اقر مسکرائی یہ اس کی پرانی بچپن کی عادت تھی تیار ہو کر خود دیکھ کر مسکرانا۔۔۔وہ چل کر بیڈ پر بیٹھی اور پاؤں میں سینڈل سے پہننے لگی بیگ اُٹھا کر کمرے سے باہر نکلی تو سب گھر والی اس مہارانی کے انتظار میں بیٹھے تھے تاکہ ناشتہ کیا جائے-

اووہ مائی گاڈ!! بابا آج سورج کہاں سے نکلا ہے ماہی کو اُٹھانے کے لیے آج مما نے دروازہ نہیں توڑا" اس کو دیکھ کر رافع انجان بن کر عالم صاحب سے بولا-

"عالم صاحب زور سے ہنسے "ہاں ویسے حیرت کی بات ہے بیٹا"

بابا آپ بھی ان کی سائیڈ لے رہے ہیں؟؟ اِٹس نوٹ فیئر! اوکے "مریم منہ بنا کر کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی جب سلطانہ بیگم چائے کی چینک لیے ان کے طرف آئی-

www.novelsclubb.com

" تمہاری بہن نے جب خود کہیں جانا ہوتا ہے تب سورج کو پتا ہوتا ہے تو وہ مغرب سے نکلتا ہے" وہ کافی اچھے موڈ میں تھیں آج انہیں مریم کو اُٹھانے کی مشقت نہیں کرنی پڑی تھی-

" اگر آپ سب کو اتنا مسئلہ ہو ہی رہا ہے تو میں جا کر سو جاتی ہوں اور رافع بھائی آپ میری جگہ یونیورسٹی جائیں ہننننہ" مریم جتا کر بولی تو ڈائننگ ٹیبل پر زوردار قہقہہ گونجا جس میں وہ خود بھی شامل تھی سلطانہ بیگم اب سب کے لیے چائے نکال رہی تھی جب دروازے کی گھنٹی بجی

www.novelsclubb.com

" زارا ہو گی میں دیکھتی ہوں مما" وہ زور سے بولی اور دروازے کی جانب کی طرف بھاگی

آرام سے بیٹا گرنہ جانا اب۔۔افففف یہ لڑکی" سلطانہ بیگم خود سے بڑبڑائی جب"
-سامنے سے مریم کے ساتھ زارا آتی دکھائی دی

اسلام علیکم "زارا میٹھی سی آواز میں بولی"

-سب نے اس کی جانب جانب دیکھا رافع نے بس ایک نظر دیکھا

زارا آسمانی رنگ کی چھوٹی فراک پہنے تھی بالوں کی اونچی پونی کی ہوئے میک اپ روز
-سے تھوڑا زیادہ تھا

-وعلیکم السلام زارا بیٹا آؤ بیٹھو ناشتہ کرو" سلطانہ بیگم بولیں"

تو آپ دونوں کے ساتھ کون ہے؟اور کہاں جارہی ہیں آپ دونوں" عالم "
-صاحب تھوڑے سنجیدہ سے بولے

باباوہ۔۔۔ہمارے ساتھ سینئر دہپارٹمنٹ کے دو لڑکے ہیں اور ہمیں ان "
-کے ساتھ جانا ہے" مریم تھوڑی جھجک کر بولی

"جی انکل وہ کافی اچھے ہیں آپ لوگ فکر نہیں کریں میں ہوں نہ مریم کے ساتھ" زارا مسکرا کر بولی-

"وہ تو ٹھیک ہے بیٹا لیکن اپنا خیال رکھنا اور کوئی بھی بات ہو رافع کو فون کر دینا ٹھیک ہے نا؟ وہ لینے آجائے گا" چائے پیتے رافع کو تو جیسے کرنٹ لگا-

"ہاں ہاں ہر گھنٹی رافع کے گلے میں باندھ دو آپ سب ہی" وہ دل میں بولا اور آنکھیں گھمائیں-

"جی جی بالکل۔۔۔ماہی جلدی آؤ یار لیٹ ہو جاؤں گا میں" وہ کپ رکھ کر اُٹھا اقرا اپنا کریم کلر کوٹ اُٹھایا اور باہر جانے لگا جب جیب پر ہاتھ رکھا تو یاد آیا گاڑی کی چابی تو کمرے میں ہے-

"افففف ہر مصیبت میرے سر پر ہی کیوں آتی ہے" وہ واپس مڑا اور کمرے کی جانب گیا

مصیبتوں کی ان دونوں بہن بھائی سے کافی دوستی تھی شاید.....جب وہ واپس آیا تو زارا اور مریم باہر گاڑی کے پاس کھڑی تھیں

"بھائی جلدی کریں نا ہمیں دیر ہو رہی ہے" مریم چڑ کر بولی

"یہ گاڑی ہے میڈم ہوائی جہاز نہیں جو اُڑ کے پہنچ جائیں" وہ۔ کہتے ساتھ گاڑی چلانے میں مصروف ہو گیا وہ دونوں خاموشی سے پیچھے بیٹھی تھیں جیسے راستہ ختم ہونے کا شدت سے انتظار کر رہی ہوں۔جب مریم کے موبائل پر ایک میسج آیا وہیں ۔عجیب سے ہندسوں والے نمبر سے پیغام آیا تھا وہی چند الفاظ

www.novelsclubb.com

"HAVE a good day"

مریم کے چہرے سے جیسے سارا خون سوکھ گیا تھا یہ دیکھنے کے بعد جب زارا نے اسی ۔ دیکھا

کیاہوا تمہیں ؟"وہ جیسے ہوش میں آئی اور جلدی سے موبائل کی اسکرین آف کر "دی

کچھ نہیں—"زبردستی مسکرا کر جواب دیا تو زارا شانے اچکا گئی مریم اب شیشے“ - سے باہر بھاگتی سڑک کو دیکھ رہی تھی وہ کچھ سوچ رہی تھی شاید

*** *** ***

یونیورسٹی کے پارکنگ ایریا میں ایک خوبصورت تیز نیلے رنگ کی گاڑی کھڑی تھی جسکا اوپری حصہ کھلا تھا عموماً وہ ایک اسپورٹس کار تھی جو کہ یقیناً دائم کی تھی وہ دونوں پوری شان سے گاڑی میں بیٹھے تھے دائم پاؤں میں براؤن رنگ کے جوگرز پہنے بھوری رنگ کی پینٹ سفید رنگ کی ٹی-شرٹ اور سبز رنگ کی جیکٹ پہنے وہ ایک انتہائی خوبرو نوجوان دکھائی دے رہا تھا اسے موقع کی مناسبت سے کپڑے پہننے

کا خوب ہنر تھا..ارمان نے سفید شرٹ اور پینٹ کے ساتھ سیاہ جیکٹ پہن رکھا تھا....

"افففف ایک گھنٹے سے کھڑے ہیں یار یہ دونوں آئی کیوں نہیں۔۔ویسے ایک بات تو ہے لڑکیاں ہو اور تیار ہونے میں وقت نا لگائے ہو ہی نہیں سکتا" ارمان بور ہوتے ہوئے بولا -

"توچپ نہیں بیٹھ سکتا نا تو گاڑی سے اُتر جا "

-دائم سے اسی جواب کی اُمید تھی اہہ

- اسی وقت اسے سامنے سے مریم اقرز ارا آتی ہوئی دکھائی دی

لو آگئیں" ارمان تیزی سے بولا "

"نظر آرہا ہے اندھا نہیں ہوں میں "ایک اور سخت جواب اور ارمان کو بے اختیار ہی ہنسی آئی مگر وہ گاڑی سے اتر گیا -

"آپ دونوں کو سات بجے کا بولا تھا ٹائم دیکھیں آٹھ ہو گ ۓ "ارمان تھوڑا سنجیدہ سا بولا)

"ہم ہوائی جہاز سے نہیں آۓ مسٹر "زارا منہ چھوٹ بولی رافع کو کہا گیا جملہ کام آگیا تھا-

"ہمیں بتا دیتیں ہم آپ کے لی ۓ ہوائی جہاز بھیج دیتے "وہ بھی ارمان تھا

"پلیز بحث بند کریں اب بتائیں جانا کیسے ہے ؟اور آپ کا دوست کہاں ہے ہم آلریڈی بہت لیٹ ہیں "مریم پریشانی سے بولی

فکر مت کریں محترمہ میں وقت کا بہت پابند ہوں" دائم نے بنا پیچھے دیکھے بس " گاڑی کے اوپری حصے سے ہاتھ اوپر کر کے جواب دیا مریم بوکھلائی ارمان کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوئی آہ سیوج دائم ..

اسی گاڑی میں جانا ہے آپ دونوں ایزی ہو کر بیٹھ جائیں" ارمان کہتے ساتھ " گاڑی میں بیٹھ گیا-

جہاں یہ سڑیل ہو بھلا وہاں کوئی کیسے ایزی ہو گا ہنن" مریم کے کہے الفاظ زارا " نے بھی سنے وہ ہنستی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئی اور وہ چاروں دامنِ کوہ کی طرف روانہ ہو گئے اب کوئی نہیں جانتا تھا کے آگے کیا ہونے والا تھا...

www.novelsclubb.com

ہیلو وہ نکل چکا ہے جیسا تم سے کہا ہے ویسا ہی کرنا سمجھ گئے" وہ سرخ " آنکھوں سے گاڑی کو دیکھتا کسی کو فون پر ہدایت دے رہا تھا آنکھوں میں شدید نفرت تھی.... کسی کو جان سے مار دینے تک کی نفرت تھی.

.....راستہ خاموشی سے گزر گیا تھا

دامنِ کوہ اسلام آباد میں واقع ہے یہ ایک پہاڑی چوٹی ہے اور گھومنے پھرنے کے لیئے اچھا ہے ہر طرف ہریالی ہے یہ مارگلہ کی پہاڑیوں کے بیچوں بیچ واقع ہے یہ لفظ دامنِ کوہ دو فارسی الفاظ کی مرکب ہے جو سطح سمندر سے 2400 فٹ اور اسلام آباد سے تقریباً 500 فٹ کی بلندی پر واقع ہے یہ جگہ اپنی خوبصورتی کی وجہ سے بہت مشہور ہے جہاں ہر طرف ہریالی پھیلی ہوئی ہے جو سیاح گھڑ سواری کے شوقین ہیں وہ یہاں اپنا یہ شوق بھی پورا کر سکتے ہیں یہ جگہ سیاحوں کے لیے بہت خاص ہے یہاں پر غیر ملکی اور ملکی سیاحوں کے لیئے ریسٹورنٹ کیفے اور دیگر

سہولیات بھی موجود ہیں دامنِ کوہ ان لوگوں کے لیے جنت سے کم نہیں جو فطرت ....ہریالی اور قدرت سے محبت کرنے والے ہیں

راستہ اپنے اختتام کو تھا وہ بس پہنچنے والے تھے سارے راستے میں ان چاروں کے درمیان کوئی خاص بات نہیں ہوئی تھی دائم نے سامنے والے شیشے میں دیکھا جہاں سے مریم دکھائی دے رہی تھی وہ بھی اسی شیشے کی جانب دیکھ رہی تھی دائم کے دیکھنے پر بری طرح گڑ بڑائی اور نظریں پھیر لیں دائم نے بس ایک نظر اسے دیکھا .اور گاڑی روک دی کیوں کہ وہ پہنچ چکے تھے

www.novelsclubb.com

-وہ چاروں گاڑی سے اتر آئے مریم چل. کر زارا کے پاس آئی

مریم تم نے جو گرز نہیں پہنے ہوئے تمہیں چلنے میں مشکل ہو گی" زارا اسے“ -دیکھ کر تھوڑی فکر بولی جب دائم اور ارمان نے گھوم کر اس کو دیکھا

ہاں مریم کیا تمہیں پتا نہیں تھا یہ راستہ کھردراوالا ہے اور ہمیں چلنا بھی زیادہ ''
ہے" ارمان بھی کمر پر ہاتھ ٹکائے کھڑا ہو گیا-

کوئی بات نہیں میں چل. لوں گی ایسے ہی کوئی مسئلہ نہیں مجھے" مریم نے ''
شانے اچکائے

آپکو مسئلہ نہیں ہو گا لیکن ہمیں ضرور ہو جائے گا" دائم نے تھوڑی سختی سے بولا ''
اور گاڑی کی طرف بڑھ گیا اور جھک کر کچھ نکالنے لگا

www.novelsclubb.com

مریم سر نیچے جھکائے اپنے پیروں کو دیکھنے لگی آہ بے وقوف لڑکی-

اب مجبوری ہے تو یہ پہن لیں میری گاڑی میں ایکسٹرا پڑے ہیں" دائم نے جھک کر سفید جوگرز اس کے سامنے رکھے۔

زارا ایک ٹک دائم کی جانب دیکھ رہی تھی

نہیں میں کیسے "مریم منمنائی"

"پہن لو مریم پلیز اس نے کہا نا کہ مجبوری ہے "

زارا تیزی سے بولی مریم نے ایک نظر اسے دیکھا اور جھک کر اپنے سینڈل کھولنے لگی ارمان نظریں موبائل پر جھکائے کھڑا تھا

www.novelsclubb.com

یہ تسمہ نہیں کھل رہا جوگر کا" مریم بھرائی آواز میں بولی"

افففففف "دائم نے ایک سرد سانس بھری اور اس کے مقابل بیٹھ گیا اور گرا کھولنے لگا مریم ہنوز اسے دیکھ رہی تھی وہ اس کے سامنے تھا اس کے بالکل سامنے بیٹھا تھا ارمان کو تو یہ سب دیکھ کر جیسے کھانسی کا پھندا ہی لگ گیا تھا

ہمم کھل گئی اب پہن لیں "وہ دوبارہ کھڑا ہو گیا "ارمان پانی پی لے "دائم سپاٹ " چہرے سے بولا اور آگے چلنے لگا

" نہیں میں ٹھیک ہوں یار "

-چلو اب مریم "زارا اسے اپنے ساتھ کھینچنے کے انداز میں لی ئے چلنے لگی "

اوکے گائز ناؤ کم ٹو دی پوائنٹ "دائم نے چلتے ہوئے انہیں تھوڑی سنجیدہ آواز " -میں کہا

"یہاں کی کچھ پکچرز لے لو کیمرا میرے پاس ہے یہ پکچرز ہم پروجیکٹ میں لگا دیں گے کچھ انفارمیشن اکٹھی کر کے لیکن کام کی چیزوں کی تصویر لینی ہے سمجھ گ ئے" وہ روانی میں بولتا گیا

"اچھا دائم تم مجھے دے دو کیمرا میں اچھی پکچرز کلک کر سکتی ہوں" زارا نے پیچھے سے کہا-

اوکے" صرف ایک لفظی جواب آیا تھا زارا نے خفگی سے اسے دیکھا..ہنننہ "

مریم ان جو گرز میں کمفرٹیبل ہو؟؟" وہ جو گم سم سی چل رہی تھی ارمان کی آواز" پے اُسے دیکھا

www.novelsclubb.com

"ہاں...ہاں تھوڑے لوز ہیں لیکن کوئی بات نہیں" ارمان نے جواب سن کر اثبات میں سر ہلایا

"اب لوز تو ہوں گے ہی بولنے کی کیا ضرورت تھی" زارا دل میں بولی-

"یار اس ریسٹورنٹ میں چلتے ہیں میں نے ناشتہ بھی نہیں کیا یار دائم" ارمان دائم کے قریب ہوتے بولا-

"ابھی تمہیں چلتے ہوئے پورا ایک گھنٹہ بھی نہیں ہوا ارمان چپ چاپ چلو" وہ سختی سے بولا

"ظالم آدمی دوست ہوں میں تمہارا" ارمان دہائی دیتے بولا-

"نہیں... بھائی ہے تو میرا" دائم نے اسی سپاٹ چہرے سے اتنا بولا چاہے وہ کہیں بھی ہو ارمان کی اہمیت وہ جانتا تھا اور وہ دوست نہیں بھائی تھا

ارمان کی مسکراہٹ گہری ہوئی وہ خاموش ہو گیا-

WWW.NOVELSCLUBB.COM

مریم اور زارا خاموشی سے یہاں وہاں دیکھتی چل رہی تھیں مریم کے چہرے پر مسکراہٹ تھی

ہم کوفی پینے چلتے ہیں پھر واپس آکر کچھ فوٹو گراف لے لیں گے ٹھیک ہے " لیڈیز؟؟" ارمان مریم اور زارا کی طرف دیکھتے بولا

اوکے ویسے بھی ہم نے ناشتہ نہیں کیا تھا" مریم بے خیالی میں بولی دائم نے ایک نظر اسے دیکھا

وہ چاروں اب ریسٹورنٹ کی جانب بڑھ چکے تھے

www.novelsclubb.com

***   ***   ***

یہ ایک آفس کا منظر تھا جہاں ایک اُدھیڑ عمر آدمی کرسی پر بیٹھا اپنے سامنے لیپ ٹاپ کھولے بیٹھا تھا کچھ بہت احتیاط سے دیکھ رہا تھا جب دروازہ بجا

ہمم آجاؤ"اُنہوں نے بس اتنا کہا"

کیپٹن ایجنٹ 65 کی طرف سے ایک ای میل آئی ان کا میسج آیا ہے آپ وہ چیک "کرلیں اس میں ڈاکٹر عادل سے متعلق کچھ ہے" وہ ادب سے کھڑا ان کو پیغام دے کر واپس چلا گیا انگلیوں کی حرکت بٹنوں پر تیز ہوئی اور ایک جگہ جا کر رک گئی انھوں نے وہ صفحہ کھولا وہ اُسے پڑھتے گ ئے ڈاکٹر عادل کے اکاؤنٹ میں پچھلے کہیں مہینوں سے لاکھوں کی رقم بھیجی جارہی تھی اور مستقل ایک ہی جگہ سے اب کون جانے وہ کس چیز کو چھپانے کے لئے اتنی رقم وصول کر رہا تھا کیپٹن کے ماتھے پر بے شمار بل آئے

www.novelsclubb.com

ایک ڈاکٹر کا پیشہ بہت ہی عزت اور احترام والا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے کافی صلاحیتوں سے نوازا ہوتا ہے لیکن ایک ڈاکٹر ہو کر ایسے غلاظت والے کام کرنا اللہ اور اس کے بندے دونوں کو ناراض کرنے والی بات ہے

اللہ جانے یہ ڈاکٹر صاحب کن چکروں میں ہیں لیکن یہ چکر زیادہ وقت نہیں چلنے والا" کیپٹن بہت احتیاط سے اس صفحہ کو پرکھ رہے تھے شاید یہیں سے کچھ مل جائے تب ہی انہیں اس اکاؤنٹ نمبر کو دیکھ کر ایسا لگا شاید اسے پہلے کہیں دیکھ رکھا ہو کہیں لکھا ہوا لیکن کہاں ؟؟ ہر جواب کے ساتھ ایک اور نیا سوال اُبھر آتا تھا ہر امید کے ساتھ ایک اور مایوسی جاگ اٹھتی تھی.... وہ کچھ سوچتے ہوئے سکرین کو گھور رہے تھے.......

www.novelsclubb.com

***   ***   ***

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے وہاں کا ماحول کافی پر سکون سا تھا وہ چاروں درمیان میں رکھی ٹیبل پر بیٹھے تھے آج پھر مریم اور دائم آمنے سامنے تھے اسی طرح ایک دوسرے کے بالکل سامنے مریم کو نا چاہتے ہوئے بھی بیٹھنا پڑا تھا

تو کیا لے گا؟" ارمان دائم کی جانب دیکھتے بولا وہ موبائل پر نظریں جھکائے بیٹھا تھا "

...کافی" وہی ایک لفظی جواب"

اور آپ دونوں؟" اب ارمان زارا اور مریم سے پوچھ رہا تھا مریم نوٹ بک پر " کچھ لکھ رہی تھی زارا اسی کی جانب دیکھ رہی تھی

www.novelsclubb.com

انھوں نے ناشتہ نہیں کیا ابھی لنچ ٹائم ہے تو لنچ کر لیں گے ہم سب" دائم کچھ "

-سوچتے بولا

مریم نے سر اٹھائے اسے دیکھا

-پر تو نے کہا تو صرف کافی پی ئے گا" ارمان مشکوک نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا"

"ہاں تو اب میں ہی کہہ رہا ہوں لنچ کر لیتے ہیں "

" ہمم ہمم ٹھیک ہے آپ دونوں اپنا آرڈر چوس کر لیں گرلز "

-اوکے مسٹر ارمان اور کوئی حکم" زارا زبردستی مسکرا کے بولی "

نہیں زارا میڈم" ارمان بھی اسی کے انداز میں بولا تب مریم زور سے ہنسی ان "

www.novelsclubb.com

-تینوں نے اس کی. جانب دیکھا

تم واقعی میں بہت فنی ہو ارمان" مریم مسکرا کر بول رہی تھی وہ سفید رنگ میں "

بہت اچھی لگ رہی تھی اسے مسکراتا دیکھ دائم کے ہونٹوں کے پاس کی لکیریں گہری

ہوئیں وہ. سرمئی آنکھوں سے سبز آنکھوں میں جھانک رہا تھا دائم ہنوز ان آنکھوں میں دیکھتا رہا تھا مگر مریم اس بات سے بے خبر تھی..... شاید وہ بہت سی باتوں سے بے خبر تھی......

وہ لنچ کر چکے تھے اس دوران ان چاروں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی گہری خاموشی تھی ان کے درمیان وہ اس ریسٹورنٹ سے باہر نکل آئے تب دائم نے اپنے بیگ سے ایک کیمرا نکالا اور اسے چیک کرنے کے لیے گلاس سے سامنے دیکھا جہاں زارا کے ساتھ مرہم کھڑی تھی-

www.novelsclubb.com

ہم یہ لو "اس نے چیک کرتے ہوئے کیمرا زارا کی طرف بڑھایا اس نے تھام لیا-

ایک مفت کا مشورہ دیتا ہوں یہ کیمرا دائم کا ہے تو بی کیئر فل "ارمان نے زارا "
کے قریب ہوتے ہوئے کہا -

ہم کھا نہیں جائیں گے دائم کے کیمرا کو منہ "مریم نے بھی اسی کے انداز میں "
بولا -

وہ دونوں چلتے آگے جانے لگیں دائم اور ارمان بھی ان کے پیچھے تھے

یار کہاں پھنسا دیا ہے ان یونیورسٹی والوں نے اور اگر پھنسانا ہی تھا تو کم سے کم "
لڑکوں کے ساتھ پھنسا دیتے "ارمان پھر بولنے لگا دائم کی مسکراہٹ گہری ہوئی -

" کیا ہوا تم تو کافی ایکسائیٹڈ تھے ہے نا ارمان ؟ "

دائم نے ایک ٹھنڈا اتنز کیا -

-ہاں یار لیکن یہ زارا افقف بہت ہی بولتی ہے "اس نے اپنا اصل مسئلہ بتایا "

تم سے کم ہی بولتی ہے "ایک اور ٹھنڈا تنز ارمان زور سے ہنسا جیسے کہہ رہا ہو "

- . کبھی تو سیدھے منہ بات کر لیا کر

- ویسے یہ ذرا کو دیکھ کر ایک بات یاد آئی مجھے سوری شعر یاد آیا"

الادین کا چراغ اور میک اپ شدہ عورت

"دونوں کو رگڑو تو اندر سے جن ہی نکلتا ہے۔۔

-تم زارا سے اوبسیسڈ ہو گئے ہو ارمان ؟"دائم نے گویا جلتی پر تیل کا کام کیا"

"!استغفراللہ استغفر اللہ ! ! دائم تو میرا دوست ہے یا دشمن "

www.novelsclubb.com

-بھائی ہوں لیکن دشمن سے کم نہیں--"وہ۔ دونوں ہی اس بار پر ہنسے تھے "

زارا سامنے کھڑی کیمرے سے تصویر لے رہی تھی مریم کی ان کی. جانب پشت تھی گھنگریالے بال پشت پر پڑے تھے دھوپ کے باعث چمک رہے تھے وہ جھک کر ایک پھول کو ہاتھ لگائے دیکھ رہی تھی جب زارا اس کے قریب آئی -

"ہلنامت" وہ زور سے بولی. مریم وہیں ساکت ہو گئی -

" ہو گا یا اب ہل. جاؤ" وہ ہنستی ہوئی ساتھ آ کھڑی ہوئی "میں بے تمہاری پکچر لی ہے بہت اچھی آئی ہم بعد میں دائم سے لے لیں گے تم میری بھی تصویر لے لو اب" وہ اسے کیمرا تھماتے بولی -

" لیکن ہمیں اپنی پکچر نہیں لینی چاہیئے اس نے صرف یہاں نیچر کی پکچرز لینے کے لئے دیا تھا یار" مریم پریشانی سے بولی -

" کچھ نہیں ہوتا تم. پکچر لو نا" زارا دوبارہ بولی تو وہ تھوڑا پیچھے جا کر کھڑی ہوئی اور کیمرہ آنکھ کے سامنے لائی اور زارا کی تصویر لے لی-

www.novelsclubb.com

زارا کے تھوڑے پیچھے ہی دائم اور ارمان کھڑے کسی بات پر ہنس رہے تھے دائم طلال شاہ ہنستا بھی تھا؟ مریم نے پہلی بار دائم کو ایسے ہنستے دیکھا تھا مریم نے کیمرا تھوڑا ایک طرف کیا اور اسے دیکھا وہ چاروں طرف سے بے خبر اسے دیکھ رہی تھی اور وہ اس بات سے بے خبر مسکرائے جا رہا تھا۔ وہ بس اسے دیکھے گئی

مریم کیا کر رہی ہو یار جلدی کرو" زارا کی آواز پر وہ ہوش میں آئی "

-ہمم ہاں...ایک منٹ" اتنا کہہ کر واپس کیمرا آنکھوں کے سامنے لے آئی"

کوئی ہنستے ہوئے اتنا پرکشش بھی کیسے لگ سکتا ہے؟ کیا وہ واقعی اتنا پرکشش تھا یا یہ صرف نظر کا دھوکا تھا؟

مریم نے سوچتے ہوئے ان دونوں کی جلدی سے ایک تصویر کھینچ لی وہ اس لمحے کو کہیں قید کرنا چاہتی تھی پتا نہیں کیوں لیکن وہ واقعی ایسا چاہتی تھی اور قسمت نے یہ موقع اسے دے دیا تھا وہ کیمرا لیے ہی کھڑی تھی... جب دائم نے بے ساختہ ہی اس کی جانب دیکھا وہ ابھی بھی مدھم سا مسکرا رہا تھا کچھ سانحہ کے لیے وہ اسے

www.novelsclubb.com

دیکھتا رہا جیسے اس بات سے انجان کے وہ اسے ہی دیکھ رہا ہے مریم کی نظریں جھک سی گئیں نجانے کیوں اسے الجھن سی ہونے لگی تھی ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوا تھا ایسا وہ ان سرمئی آنکھوں کو دیکھ کر ہمیشہ الجھ سی جاتی تھی جیسے وہ آنکھیں کچھ تلاش کر رہی ہوں اور یہ آنکھوں کی زبانیں پڑھنا آسان نہیں تھا مریم کے لیے اس کے ساتھ تو ایسا کبھی نہیں ہوا تھا.... لیکن اب ؟اب کیوں ایسا ہو رہا ہے وہ سوچتی ہوئی چل کے زارا کے قریب آئی زارا نہیں جانتی تھی کے ارمان اور دائم پیچھے کھڑے ہیں۔

کیا ہوا تمہیں کوئی مسئلہ ہے کیا؟اتنی گم سم کیوں ہو ؟۔"زارا نے اس کے" کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا تھا مریم اس کے فکر کرنے پر مسکرائی سبز آنکھوں سے اُداسی جا چکی تھی کتنی معصوم تھی بالکل بچوں جیسی تھوڑی سی فکر پر خوش ہو جاتی تھی وہ۔۔

نہیں زارا میں ٹھیک ہوں تم فکر مت کرو۔" مسکرا کر اسی انداز میں بولی اور " گردن ترچھی کر کے وہاں دیکھا جہاں وہ کھڑا تھا لیکن اب وہ وہاں نہیں تھا مریم نے دونوں بھنویں ملائیں

ارے مریم پیچھے کس کو ڈھونڈ رہی ہو؟۔" ارمان کی آواز پر وہ کرنٹ کھا کر پلٹی " تھی آہ یہ جن کہیں بھی آجاتا تھا وہ مڑی تو وہ دونوں سامنے ہی کھڑے تھے دائم بھی اسی کے جواب کا منتظر تھا مگر بظاہر لاپرواہ بنا کھڑا رہا تھا وہ خاموش تھی بولنے کے لیے لب کھولے ہی تھے جب ارمان نے بات کاٹ دی -

اچھا ٹھیک ہے آگے چلتے ہیں اس طرف گریزی زیادہ ہے ہمیں پکچرز کے " لیے اچھا ویو مل جائے گا لیٹس گو اور ہاں یہ دائم کا آئیڈیا تھا۔" آخری بات سنتے ہی دائم نے سختی سے آنکھوں میچی

www.novelsclubb.com

کبھی کبھی تو مجھے ایسا لگتا ہے میں اس آدمی کا ٹرانسلیٹر ہوں۔"وہ مدھم آواز میں " بولا مگر ساتھ چلتے دائم نے بخوبی سنا تھا اوایک زوردار مکہ ارمان کی کمر کو نوازہ

اہہ پتھر دل آدمی توڑ دی کمر"وہ بڑبڑایا دائم مسکرایا اور سر جھکا گیا "

مریم اور زارا آگے چل رہی تھیں اس لیے ان کی طرف دھیان نہیں تھا جب ایک جگہ پر زارا اور مریم رک گئی وہاں ست سامنے مارگلہ کی اونچی پہاڑی دکھائی دے رہی تھی وہ منظر خوبصورت دکھ رہا تھا مارگلہ کی اونچی پہاڑیاں انتہائی خوبصورت منظر پیش کر رہی تھیں وہ اپنی خوبصورتی سے آنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی تھیں..انہیں دیکھ کر وہ دونوں بھی رک گ ئے

جب زارا نے کیمرا اوپر کیا اور سامنے کے منظر کی تصویر لے لی جب اسے سامنے کچھ دکھا

آہ گھوڑے یار مریم چلو ہم ہارس رائیڈنگ کرتے ہیں مجھے بہت پسند ہے یہ "
یار" وہ مریم کی جانب مڑی اور بولی مریم ابھی ہاں کرنے ہی والی تھی جب اس کی سنجیدہ سی آواز آئی۔

" کوئی بھی ہورس رائیڈنگ نہیں کرے گا اور آپ دونوں تو بالکل بھی نہیں "۔

" لیکن کیوں ہمیں کرنی ہے اور آپ روک کیوں رہے ہیں ہمیں ؟۔" زارا غصے سے بولی

" دیکھیں آپ دونوں ہماری ذمہ داری پر آئی ہیں میں ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا ۔جس سے آپ دونوں کو نقصان ہو" وہ دوبارہ بولا جیسے اس کی بات ہی مانی جائے گی

" دیکھیں ہم چھوٹی بچیاں نہیں ہیں اور ہم. آپکی ذمہ داری نہیں ہیں دائم۔ "
مریم نے زارا کا ہاتھ زور سے دبایا "چپ کرو پلیز" دائم نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں ۔

اچھاٹھیک ہے ہم بھی ہورس رائیڈ نگ کر لیں گے اب بحث کرنا چھوڑو یار "

"ارمان ماحول کو نارمل کرتے باولا۔۔ مریم کو لگا تھا زارا شاید کچھ زیادہ ہی بول گئی ہے

اچھا تو چلو پھر بات کر کے آتے ہیں ان انکل سے۔"زارا آگے بڑھ گئی ارمان "

"سر نفی میں ہلاتا آگے بڑھا جیسے کہہ رہا ہو "کیا مصیبت ہے افف

اب وہ دونوں وہاں اکیلے تھے دائم اپنے پاؤں میں پہنے جو گر سے زمین کی مٹی کو ..کھدرنے لگا وہ اس کی. نظریں زمین پر کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہا تھا

دائم وہ...۔"وہ بولی اور خاموش ہو گئی وہ اپنے ہاتھ مروڑتی جا رہی تھی یہ "
عادت تھی اس کی جب بات بولی نہ جا رہی ہو تو ایسے ہی ہاتھوں کو مڑوڑتی رہتی تھی
www.novelsclubb.com
دائم نے سر اُٹھا کر اسے دیکھا

سوری وہ زارا کچھ زیادہ ہی بول گئی میں جانتی ہوں آپ کو برا لگا ہوگا۔" وہ بنا "

اسے دیکھے بولی وہ ایسی ہی تھی کسی کو ناراض نہیں دیکھ سکتی تھی بھلے ہی سب اسے

کتنی ہی تکلیف دیں!

دائم نے سر جھٹکا

اپ کیوں معافی مانگ رہی ہیں محترمہ جب کے جو انسان غلطی کرتا ہے اسے "

اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور آپ جانتی ہیں کیا مجھے اس بات سے زرا برابر

بھی فرق نہیں پڑا جو بھی آپکی دوست نے کہا لیکن آپ نے مجھ سے سوری کیا اس

بات سے فرق پڑتا ہے۔" وہ بولتے تھوڑا مسکرایا اتنا کے بس ہونٹوں کے کنارے

لکیریں پڑھ گئیں مریم مبہوت سی اسے دیکھ رہی تھی اور سوچ رہی تھی کیا یہ شخص

واقعی اتنا سخت مزاج ہے جیسا وہ نظر آتا ہے؟

www.novelsclubb.com

"اپ جانتی ہیں انسان کو برا صرف تب لگتا ہے جب اس کے اپنے اس کا ساتھ چھوڑ جائیں۔"دائم نے ایک نظر مریم کو دیکھا اس کے سینے میں چھن سے کچھ ٹوٹا تھا اور ہزاروں ٹکروں میں بکھر گیا تھا! مریم کو اس کی بات سے کافی برالگا وہ. کیوں تھا ایسا اتنی گہری باتیں کرنے والا؟

"آجاؤ یار تم دنوں بھی یہاں "ارمان بے زورا سے آواز لگائی تھی تب مریم خیالوں سے باہر آئی اور ان کی جانب بڑھ گئی دائم کی باتیں ہمیشہ اسے سوچ میں ڈال دیتی تھیں آخر وہ اتنی مشکل باتیں کیوں کرتا تھا......دائم بھی جینز کی جیب میں ہاتھ اڑیسے آگے بڑھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے میں اور مریم بلیک والے گھوڑے پر بیٹھیں گے آجاؤ"زارا مریم کو ہاتھ سے پکر کر آگے لائی-

دائم کو گھوڑے کافی پسند ہے خاص کر یہ سیاہ رنگ کے گھوڑے "ارمان "

عادت سے مجبور بولنے لگا دائم بھی ساتھ اکر کھڑا ہو گیا

ہاں یہ کافی خوبصورت ہوتے ہیں" دائم گھوڑے کو دلچپسی سے دیکھتا بولا اس کی " پسندیدگی آنکھوں میں نظر آتی تھی

اوکے چلو بیٹھتے ہیں مریم۔" زارا بولی "

مجھے ڈر لگ رہا ہے میں نے کبھی گھڑ سواری نہیں کی۔" وہ چہرے سے پریشان " دلھ رہی تھی

کچھ نہیں ہو گا مریم ٹرسٹ می چلو اب یار" زارا نے مریم کا ہاتھ چھوڑا اور " گھوڑے پر چڑھ گئ

...جسے ارمان نے پکڑ رکھا تھا وہ تھوڑا ڈری تھی مگر یہ اتنا مشکل بھی نہیں تھا

www.novelsclubb.com

مریم نے ایک نظر گھوڑے کو دیکھا اور آگے بڑھی چار قدم کے فاصلے پر" کھڑے دائم کو دیکھا اور اپنا پیر اس ہینڈل پر رکھا گھوڑا تھوڑا ہلا "اہہہ "اور وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئی

اب کوشش کرو آپ کر سکتی ہیں "دائم قریب ہوا اور گھوڑے کو تھاما اس کی" آنکھوں میں یقین تھا

مریم نے ایک اور کوشش اور اس بار وہ بیٹھ چکی تھی مسکرا کر دائم کر زارا کو دیکھا اور گھوڑا اب چلنے لگا تھا دائم اور ارمان سفید رنگ کے گھوڑوں پر سوار تھے۔ گھوڑے اپنی چال میں آہستہ آہستہ آگے بڑھتے جا رہے تھے جب دور کھڑے ایک آدمی کا فون بجا ۔

www.novelsclubb.com

جی صاحب یہاں گڑ بڑ ہو گئی ہے جس گھوڑے پر اس لڑکے کو بیٹھنا تھا اس پر" کوئی بی بی جی بیٹھ چکی ہیں میں روک نہیں سکا صاحب۔"ان گھوڑوں کی دیکھ بھال کرنے والا آدمی انتہائی پریشانیسے بولا اس کی پیشانی پر پسینہ آ چکا ڈر کے مارے ۔

کیا ڈیم اٹ....یو ایڈیٹ تمہیں میں نے کہا تھا کے کچھ غلط نہ ہو یہ کیا کر دیا "جاہل آدمی "راحیل غصے سے چلایا اس کا چہرہ سرخ تھا جیسے سارا خون وہیں آکر تھم سا گیا ہو

گھوڑے اسی رفتار میں آگے بڑھ رہے تھے لیکن ان میں سے ایک کی رفتار اب تھوڑی بڑھ گئی تھی....

اس آدمی نے ڈر کر فون بند کر دیا اور وہاں سے غائب ہونا چاہتا تھا دوسری جانب راحیل غصے سے لال ہو چکا تھا اس کی دائم کو مارنے کی چال الٹی ہو چکی تھی جیسا اس نے سوچا تھا ویسا کچھ نہیں ہوا تھا وہ اپنی ناکامی پر پاگل سا ہو رہا تھا......

www.novelsclubb.com

مریم تم آرام سے بیٹھی رہو اس کی رفتار تیز نہیں ہو گی۔"ارمان نے پیچھے سے" آواز دی جب اسے ایسا محسوس ہوا کہ گھوڑے کی رفتار بڑھ رہی ہے۔

مگر میں نے کچھ نہیں کیا یہ خود ایسے چل رہا ہے۔" مریم تھوڑے ڈرے سے "انداز میں بولی دائم کو جیسے کچھ غلط ہوتا نظر آیا

مریم روکو اسے اسی وقت گھوڑے کی رفتار تیز ہے۔" دائم نے فکر مندی سے "

.. کہا گھوڑا کی رفتار اب زیادہ بڑھتی جا رہی تھی بس دوڑنے سے تھوڑی کم

مجھے... مجھے ڈر لگ رہا ہے.. زارا کچھ کرو۔" اس کی آنکھوں میں آنسو "آگ ئے

- زارا وہیں رک گئی وہ ساکت تھی پریشان تھی کیا کرے کیسے اپنی دوست کو بچائے

گھوڑا اب دوڑنے لگا تھا شاید اسے کوئی ڈرگ دیا گیا تھا جو ریس میں اکثر گھوڑے پر استعمال کیا جاتا ہے تاکہ وہ تیزی سے بھاگے لیکن تب سوار ہونے والا یہ جانتا ہے لیکن مریم اس بات سے انجان تھی ارمان بھی وہیں رک گیا وہ جگہ تھوڑی مٹی والی تھی تاکہ سواری آسانی سے کی جائے آس پاس اتنی رش نہیں تھی دائم نے گھوڑے -کی رفتار بڑھا دی تاکہ وہ اس گھوڑے کی رفتار تک پہنچ سکے

دائم رک جا یار کیا کر رہا ہے "ارمان کا دل زوروں سے دھڑکا لیکن وہ اسکی بات نہیں سن رہا تھا -

مریم اسے روکنے کی کوشش کرو پلیز "وہ دائم پریشانی سے بولا "-

یہ یہ... یی یہ نہیں رک رہا دائم پلیز مجھے بچالو مجھے ڈر لگ رہا ہے" وہ روتی ہوئی چیخی تھی بابا مما سب آنکھوں کے سامنے آرہے تھے کاش اس کا رافع بھائی .. یہاں ہوتا تو وہ اسے بچالیتا لیکن کوئی بھی اس وقت نہیں تھا وہ بے بس تھی

کچھ نہیں ہو گا مریم تمہیں میں بچالوں گا تمہیں۔" دائم پریشان تھا وہ جیسے جیسے " دور جا رہی تھی دائم طلال شاہ کا دل خالی ہوتا جا رہا تھا وہ کش مکش میں تھا یہ کیسی کیفیت تھی وہ اسے کیسے بچائے کا -

www.novelsclubb.com

دائم مجھے پتا ہے یہ نہیں رکے گا میں مر جاؤں گی مجھے میرے بابا کے پاس جانا ہے۔" وہ روتی ہوئی کیا بولتی جا رہی تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی دائم کو کچھ بہت برا لگا تھا -

تم کود جاؤ یہ نہیں رکے گا" وہ چلاتے ہوئے بولا مریم آنکھیں بند کئے بس "
- نفی میں سر ہلا رہی تھی

مریم ٹرسٹ می کود جاؤ مجھ پر بھروسہ رکھو میں کبھی تمہیں چوٹ نہیں پہنچا سکتا"
بھروسہ رکھو مجھ پر۔" وہ پریشانی سے بولا وہ اپنی ماں کی موت کے بعد اب تک اس
طرح کی کیفیت میں مبتلا نہیں تھا؛ اسے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا وہ کسی بھی طرح
..اس لڑکی کی جان بچانا چاہتا تھا اس سبز آنکھوں والی لڑکی کی

مریم کودوووو۔" وہ دوبارہ چلایا اور مریم کود گئی وہ دور جا کر گری تھی جیسے کسی "
نے شدت سے زمین پر پٹک دیا ہو سفید رنگ کے کپڑے مٹی سے گندے ہو چکے
ہو چکے تھے وہ

www.novelsclubb.com

دائم اترا اور بھاگتا ہوا اس کی جانب آیا بس اس کی. جان بچ گئی ہو وہ آنکھوں
موندے قراہ رہی تھی شاہد کہیں بہت گہری چوٹ آئی تھی دائم کے دل کو کچھ ہوا وہ
گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا

"مریم؟؟آپ ٹھیک ہو؟" وہ حواس باختہ سا بولا اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا سب کچھ بھلائے اس کی جانب دیکھ رہا تھا ان نے ہاتھ آگے بڑھایا اور پھر پیچھے کھینچ لیا وہ ضبط کے کھڑے مراحل سے گزر رہا تھا مریم نے روتی ہوئی سبز آنکھیں اُٹھا کر اسے دیکھا دائم کی گردن میں ایک گلٹی سی اُبھری اسے روتا دیکھ جیسے اس کا دل ڈوب سا گیا وہ رو رہی تھی مریم کے دائیں ہاتھ میں گہری چوٹ آئی تھے - سارا بازو زخمی ہو چکا تھا فراک کی دائیں جانب سے آستین چر چکی تھی

"آپ کا ہاتھ دکھائیں مجھے چوٹ گہری تو نہیں۔" دائم نے فکر سے کہا

زارا اور ارمان بھی ان کے پاس آگئے تھے ارمان خاموش کھڑا تھا اسے بہت برا لگا تھا مریم کو اس حالت میں دیکھ کر زارا مریم کے پاس بیٹھی وہ لگاتار روئے جا رہی تھی

—"تم ٹھیک ہو نا؟؟" زارا فکرمندی سے بولی

"مجھے ایسا لگا تھا میں—میں مر جاؤں گی" اس نے دوبارہ وہی لفظ دہرائے ارمان ہمدردی سے اسے دیکھ رہا تھا

میں نے روکا تھا آپ دونوں کو مگر یہاں سنتا کون ہے" دائم سختی سے بولا اور " -سب جانتے تھے وہ کہیں نہ کہیں زارا کو جھرک رہا تھا

مریم اپنا ہاتھ دکھاؤ پلیز کیا ہوا ہے اور ایسی باتیں نہیں کرو ہمیں ڈاکٹر کے پاس " جانا چاہیئے۔" زارا ابھی اسے سہارا دیتی بولی دائم نے ہاتھ آگے بڑھایا

مجھے دیکھنے دیں۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا جیسا اجازت مانگ رہا ہو " مریم نے نفی میں سر ہلایا

نہیں مجھے بہت درد ہو رہا ہے مجھے لگتا ہے میرا ہاتھ ٹوٹ گیا ہے زارا۔" وہ " چھوٹے بچوں کی طرح روئے جا رہی تھی

اچھا یہاں سے اُٹھو ہم سامنے بینچ پر بیٹھ کر دیکھتے ہیں۔" ارمان پریشانی سے بولا " تب زارا مریم کو سہارا دیتی اُٹھانے میں مدد کرنے لگی جب وہ لڑکھڑائی تو دائم نے اس کا بازو مضبوطی سے تھام لیا وہ اُسے کیسے گرنے دے سکتا تھا

" اگر تکلیف ہو رہی ہے چلنے میں تو ہم گاڑی یہاں لے آتے ہیں "

نن نہیں... میں چل لوں گی" وہ سوں سوں کرتی بولی دائم اور ارمان ساتھ چلتے "
آئے تو زارا مریم کو لیے بینچ پر بیٹھ گئی

مریم ایک بار اپنا ہاتھ دائم کو دیکھنے دو ایسا اس کے ساتھ بھی ہوا تھا اگر کم چوٹ لگی"
ہے تو گرم پٹی کرنے سے ٹھیک ہو جائے گی۔"ارمان مشورہ دینے جیسے انداز میں
بولا

ہاں مریم اس نے ٹھیک کہا بتادو یار یہاں سے کلینک بہت دور ہے۔"زارا بھی "
اس کی ہاں میں ہاں ملاتی بولی دائم مریم کے سامنے ایک بار پھر گھٹنوں کے بل
بیٹھا اگر اس کی کلاس کا کوئی لڑکا دائم کو ایسے دیکھتا تو اسے دورا ہی پڑ جاتا۔"بھروسہ
رکھیں میں آپ کو چوٹ نہیں پہنچاؤں گا-"دائم نے دھیمے لہجے میں کہا تو مریم نے
اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا جسے دائم نے تھام لیا ایک لمحے کے لیے سبز اور سرمئی آنکھیں
ملی تھیں۔

www.novelsclubb.com

دائم نے اس کے ہاتھ کو دائیں سے بائیں جانب موڑا مریم لب بھینچے بیٹھی تھی اسے کافی تکلیف ہو رہی ہو رہی تھی -

مبارک ہو محترمہ آپ کی ہڈی ٹوٹنے سے بچ گئی ہے۔"اس نے ہاتھ چھوڑتے" بولا اور اُٹھ کھڑا ہوا

بس گرم پٹی کرنی ہے ایک دو دن لگیں گے اور یہ ٹھیک ہو جائے گا۔"وہ دل " میں شکر کرتا بولا شکر ہے اس کی جان بچ گئی تھی۔

افف ایک پروجکٹ کی بات تھی اور اتنا بڑا ایڈونچر ہو گیا۔"ارمان دانت نکالتا بولا " ان تینوں نے اسے گھورا ارمان نے دونوں ہاتھ اوپر اُٹھائے۔

مذاق کر رہا ہوں یار ایسے کھا جانے والی نظروں سے کیوں دیکھ رہے ہو مجھ" معصوم کو۔"ہنن تم اور معصوم "زارا بولی تو مریم مسکرائی

دائم اب وہاں سے جا چکا تھا وہ کہاں تھا ان تینوں میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا ارمان نے فکر مندی سے یہاں وہاں یکھا وہ کہیں نہیں تھا

وہ چلتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا آنکھوں میں شدید غصہ لی ئے چلتا ہوا اس جگہ تک آیا جہاں گھوڑے باندھے جاتے تھے وہاں صرف ایک آدمی کرسی پر بیٹھا تھا شاید یہ وہی تھا جو باہر تھا گھوڑوں کے ساتھ دائم نے تیز رفتاری میں اسے گریبان سے دبوچا

"تم یہاں بیٹھے آرام فرمارہے ہو میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں" وہ سرخ چہرے سے اسے دیکھ رہا تھا تھا

"صحاب میں نہیں جانتا ایسا کیوں ہوا مجھے معاف کردو میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اللہ کا واسطہ رحم کرو۔" دائم نے ایک جھٹکے سے اس کا گریبان چھوڑا وہ پتھر دل ضرور تھا لیکن ظالم نہیں تھا وہ تھوڑا دور جا گرا

www.novelsclubb.com

"اگر اسے کچھ بھی ہوتا تو تم دائم طلال شاہ کا وہ روپ دیکھتے جو آج تک کسی نے نہیں دیکھا تمہیں میرے قہر سے بچانے والا کوئی نہیں تھا۔" دائم نے شہادت کی

انگلی اُٹھا کر اسے سختی سے کہا اس کی آواز سرد تھی اپنی جیکٹ جھاڑتے وہ اس جگہ سے باہر چلا گیا-

ارمان نے گہرا سانس خارج کیا جب سامنے سے اسے دائم آتا دکھائی دیا وہ تیزی سے اس کی جانب بڑھا

"کہاں گ ئے تھے تم؟۔ "

حساب برابر کرنے گیا تھا تم فکر مت کرو۔" وہ اس کا کندھا تھپتھپا آگے بڑھا"

اب ہمیں نکلنا چاہی ئے چلتے ہیں ویسے بھی مریم کی حالت ٹھیک نہیں مجھے بھی " کسی ضروری کام سے جانا ہے۔" دائم نے اتنی سنجیدگی سے کہا کے کسی نے اس کی بات نہیں کاٹی وہ سن گلاسز لگاتا پوری شان سے مڑا اور گاڑی کی جانب جانے لگا وہ تینوں بھی پیچھے ہی تھے۔

وہ اس تیز نیلی رنگ کی گاڑی میں بیٹھ چکے تھے جب دائم نے فرسٹ ایڈ باکس زارا کی جانب بڑھایا اس میں پٹی پڑی ہے اس کے ہاتھ پر کر دو ورنہ تکلیف بڑھتی جائے گی-" وہ بنا کسی تاثر کے بولا بنا کسی احساس کے تھوڑی دیر پہلے والا دائم اب کہیں بھی نہیں تھا وہ فکر وہ ڈر پریشانی وہ اب کہیں بھی اس کے چہرے پر نہیں تھے

واؤ آپ کی گاڑی میں سب کچھ ہی مل جاتا ہے" زارا اجتا کر بولی "

جب آپ سفر پر کہیں بھی گھر سے دور جا رہے ہو تو ساتھ ایسا سامان رکھنا" ضروری ہوتا ہے زارا میڈم اگر آپ جانتی ہوں تو-" آہہ ارمان پھر سے اسے خاموش کروا گیا تھا وہ اب خاموشی سے مریم کو پٹی کرنے لگی تھی- اب ان چاروں کے درمیان میں گہری خاموشی تھی- مریم کو بس یہ انتظار تھا کب یہ راستہ ختم ہو اور کب وہ گھر پہنچے اپنے بابا کے پاس----

*** *** ***

سنہری دھوپ اب شام کی سرمئ میں ڈھل رہی تھی سورج غروب ہونے کی تیاری میں تھا وہ اپنے گھر کے سبزے پر ننگے پاؤں چل. رہا تھا آنکھوں میں تازہ تازہ غصہ تھا جو اپنی ناکامی کی وجہ سے تھا وہ گہری سوچ میں لگ رہا تھا آخر یہ موقع وہ کیسے ضائع ہونے دے سکتا ہے

www.novelsclubb.com

کوئی بات نہیں دیکھتا ہوں دا گریٹ دائم طلال شاہ کب تک اپنی زندگی جیتا ہے "

۔" اس نے بڑبڑاتے ہوئے ایک گہرا کش سگریٹ کا بھرا وہ ٹہلتے ہوئے کچھ سوچنے

لگا شاید وہ اسے مارنے کی کوئی نئی ترکیب سوچ رہا تھا ایک نئے گناہ کی تصویر اپنے ذہن میں کھینچ رہا تھا----

www.novelsclubb.com

وہ تیز نیلے رنگ کی گاڑی سڑک پر دوڑتی ہوئی نظر آرہی تھی وہ گاڑی میں اکیلا تھا مریم زارا اور ارمان کو گھر چھوڑ چکا تھا زارا مریم کے ساتھ ہی اس کے گھر چلی گئی تھی-

وہ سپاٹ چہرے سے ڈرائیونگ کرتا ہوا نظر آرہا تھا آج بہت برا ہوا تھا اور جو بھی ہوا وہ اس سب کے لیے تیار نہیں تھا خیر جو بھی اس نے کیا بس ہمدردی اور انسانیت کے لیے کیا تھا اس نے مریم کی مدد صرف اس کی جان بچانے کے لئے کی تھی وہ کب سے خود سے یہی بات کر رہا تھا اور ہاں یہی سچ تھا وہ بس ایسا ہمدردی میں کر گیا تھا اس کے علاوہ کوئی اور بات نہیں تھی جو اس کے دل. میں آتی لیکن کیوں وہ بار بار خود سے ایک ہی بات کہہ رہا تھا کچھ تھا جو اسے اُلجھا رہا تھا--راستہ طویل ہوتا جا رہا تھا اور سوال زیادہ---دائم نے تلخی سے سر جھٹکا--

www.novelsclubb.com

***   ***   ***

عالم ہاؤس میں کھانے کا وقت ہو چکا تھا اور کھانے کا وقت سے مراد نو بج چکے تھے اور سلطانہ بیگم کا یہ کہنا تھا کہ نو بجے گھر کے سارے نفوس ڈائیننگ ٹیبل کے گرد

WWW.NOVELSCLUBB.COM

موجود ہوں ورنہ کھانا نہیں دیا جائے گا اور یہی وجہ تھی کہ رافع سب سے پہلے وہاں موجود ہوتا تھا۔

مریم لاؤنج کے صوفے پر بیٹھی تھی اور عالم صاحب اس کے گرد بازو پھیلائے بیٹھے تھے اس کے بابا پریشان ہو گئے تھے اور جب سے وہ گھر آئے تھے اپنی چھوٹی گڑیا کو ساتھ لگائے بیٹھے تھے اور اس کی ہر بات مان رہے تھے۔

"اب میرے بچے کے ہاتھ میں درد تو نہیں ہو رہا۔" انھوں نے فکر مندی سے بولا

"بابا آپ مجھ سے کوئی بیس بار یہ پوچھ چکے ہیں۔" مریم مسکرا کر بولی

"بیٹا مجھے فکر ہوتی ہے۔"

"لیکن مجھے درد نہیں ہو رہا بابا اگر زیادہ درد ہو گا تو پکا آپ کو بتا دوں گی۔"

"آپ دونوں باپ بیٹی کا پیار اگر ختم ہو گیا ہو تو کھانا کھانے آئیں ورنہ آپ دونوں کی وجہ سے مجھے بھی کھانا نہیں ملے گا-" رافع نے ڈائیننگ روم سے چلا کر بولا- عالم صاحب اور مریم اس کی بات پر خوب ہنسے تھے -

"آرہے ہیں برخوردار۔" وہ دونوں چلتے ہوئے ڈآئیننگ روم میں آۓ اور بیٹھ گۓ سلطانہ بیگم کچن سے پانی کا جگ اُٹھاۓ آرہی تھیں

"ایک دن کے لیۓ گھر سے باہر نکلی ہیں اور ہاتھ تڑوا کر آگئی ہیں اپ کی شہزادی–" وہ کب سے غصے اور دکھ کے ملے جلے تاثرات سے بول رہی تھیں مگر مریم نے ان سے بولا تھا کے وہ گر گئی تھی یہ نہیں بولا تھا کہ گھوڑے پر سے گر گئی ----ورنہ کیا ہوتا وہ یہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی

www.novelsclubb.com

"کوئی بات نہیں میری ماہی بہت بہادر ہے ہے نا؟ جلدی ٹھیک ہو جاۓ گی–" -رافع پلیٹ میں چاول ڈالتے بولا

ہاں ہاں بیٹا تم دونوں بہن بھائی ہی بہت بہادر ہو—"سلطانہ بیگم دوبارہ جلاد دینے" والے انداز میں بولی—عالم صاحب مسکراتے ان کی کھٹ بٹ سن رہے تھے مریم بھی سر جھکائے مسکرا رہی تھی جب سلطانہ بیگم کی نظر میں آئی

اور مسکرا تو ایسے رہے ہیں جیسے بہت بڑا چاند چڑھا کے آئے ہیں-"ایک اور تنز" مریم اور عالم صاحب اور رافع کی ہنسی کو بریک لگی--وہ اب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے —

*** **** ***

www.novelsclubb.com

وہ اپنے آفس میں بیٹھا تھا اپنے سامنے لیپ ٹاپ کھولے اس لیپ ٹاپ پر ایک تصویر چمک رہی تھی ایجنٹ ڈارک نے ساتھ پڑی فون پر ایک نمبر ڈائل کیا وہ کچھ سوچ رہا تھا

ہاں ایجنٹ 62 میرے روم میں آؤر ائٹ ناؤ-" سختی سے بولا اور کھٹ سے فون" بند کر دی

کچھ ہی دیر میں وہ اس کے کمرے میں موجود تھا

وہ روالونگ چیئر پر بیٹھا تھا سیاہ لباس پہنے سرد لہجا

میں نے کہا تھا وہ بندہ چاہیے جو اس سب میں ہماری مدد کر سکے لیکن یہ کیا " ہے-"اس کی گرج دار آواز کمرے میں گونجی ایک ہاتھ سے لیپ ٹاپ کی سکرین ایجنٹ 62 کے طرف گھمائی جو سامنے کھڑا تھا

"— یہی وہ لڑکی ہے جو ہمارا ساتھ دے سکتی ہے میں جانتا ہوں "

" ایک لڑکی کی جان کو خطرہ بھی ہو سکتا ہے آریوان یور سنسز؟"

میں جانتا ہوں میں نے کیپٹن سے بات کر لی ہے اور یہی وہ لڑکی ہے جو اس" یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اور جہاں تک میں جانتا ہوں یہ اس لڑکے کو جانتی ہے— "ایجنٹ 62 تحمل سے بولا

"-نام کیا ہے اس کا؟ "

مریم.. مریم بنت کیف عالم-اور یہ ہماری بات کیسے مانے گی اور کیوں مانے گی" یہ سارا کام تمہارا ہے ایجنٹ ڈارک اور ایسا کیپٹن نے کہا ہے-"لیکن میں کیسے..." — وہ بول رہا تھا جب اس کی بات سامنے والے نے کاٹی

" نو مور آرگیومنٹس ایجنٹ "

ٹھیک ہے تم جاؤ مجھے اس معاملے کے متعلق سوچنے دو-"اس نے پر سوچ سے" انداز میں کہا اور سامنے والا اس کے ایک ہی اشارے پر کمرے سے غائب ہو گیا...

وہ اب اپنے سامنے چمکتی اس تصویر کو دیکھ رہا تھا— کیا واقعی یہ لڑکی کام آسکتی ہے؟ یا

www.novelsclubb.com

- - پھر ایسا کرنا ایک بے وقوفی ہے وہ پریشانی سے سوچ رہا تھا گہری سوچ میں ڈوبا
-

اب کون جانے آگے کیا ہونا ہے. کیا اس نازک لڑکی کی زندگی میں خوشیوں کی جگہ مشکلیں آنے والی تھیں؟ کیا سب اس کا ساتھ چھوڑ دیں گے؟ یہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ زندگی کے اگلے صفحے میں کیا لکھا ہے-اور آگے کیا ہونا ہے قسمت میں کیا لکھا ہے؟اور تقدیر کو کیا منظور ہے-------!

www.novelsclubb.com

ختم شد